

فَلْيَرْجِعْ إِلَى اللَّهِ لِيُنْزِلَ مِنْ يَشَاءُ مِنْ آيَاتِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ ذَكِيٌّ  
 دین کی نصرت کے لئے اکیسواں سورہ ہے

جلد اول

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا قبول کر گیا اور بڑے زور و جہد سے اس کی سچائی ظاہر کر دیا۔ (الہام حضرت محمد ﷺ)

مضامین بنام ایڈیٹر  
 کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام

# الفصل

ایڈیٹر۔ غلام نبی اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

از دفتر الفضل قادیان  
 فہرست  
 دینہ اسب - نامہ  
 دینہ کل اور ناقص  
 مشرک گاندھی جو پیر و سک تو ہیں  
 پرانے شگون میں اپنی ناک ٹکا  
 خلیفہ جبر (مومن کا سیر)  
 پہاڑی مذہب افریقہ میں  
 ایک نرگس صبا کی پر سحر و عود انتقال  
 جو از سود کے لئے سہی ناکام تھا  
 آٹے کے متعلق اعلان  
 اشتہارات  
 خبریں ۱۲۰۱۱

تبر ۲۸ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء مطابق ۱۲ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ جلد ۹

## المستبشیر

حضرت خلیفۃ المسیح ابراہیم علیہ السلام بصرہ کی طبیعت ایام زریں میں ناساز رہی۔ ۵ مارچ ۱۹۲۱ء کو باہر تشریف نہ لاسکے لیکن فضل و کرم سے ایک دردناک خطبہ جو حضور نے خود ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کی کامل صورت کے لئے دست برد ہمارے ہیں۔ ایک آریہ لیکچر صاحب سے جو پرتی مذہبی سمجھا گیا۔ کی طرف سے نئے نئے مقرر ہوئے ہیں۔ ۶ اکتوبر کی رات کو جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر فور کا مسئلہ تنازعہ پر مباحثہ ہوا اور رات کی جناب شیخ عبدالرحمن صاحب معری نے قرآن کریم الہامی سے یاد دہان پر زمین گھسنے کا مادہ جاننا کیا۔ مفصل روکنا و انتشار آمد آئندہ صبح کی جاوے گی۔

## نامہ صادق

### امریکہ میں تبلیغ احمدیت

اجملے رسالہ | معلوم نہیں ایسی حالت میں جبکہ اگر رسالہ کے متعلق جو چند ہندوستان میں ہوا ہے۔ وہ ابھی تک نہیں پہنچا (سوائے چند جماعت پشاور کے) بلکہ باہواری فوج بھی بقایوں میں ہے۔ میں نے کچھ نواہی جرات کی کہ رسالہ کا مصنفون تک کہ صاحب مطبع کے حوالہ کر دیا۔ اور میں ہزار چھپوا کر روانہ کرنا شروع کر دیا۔ جو کچھ پہلا چھپے قریباً سب کا سب مفت ہی بھیجا جا رہا ہے۔ جو امید ہے کہ یہ مفت بھیجا بیکار نہ جائے گا۔ کچھ امید ہے کہ خریدار بھیجیں گے

باقیوں کو کم از کم تبلیغ ہی ہو جائیگی۔ ایسی ناداری کی حالت میں رسالے کا چھپ جانا اور شایع ہونا حضرت خلیفۃ المسیح ابراہیم اور اصحاب کرام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ جن سے کام چل رہا ہے وہ نہ نڈس کی موجودہ کمزوری کی طرف دیکھا جائے۔ تو شاید کچھ کام بھی بند ہو جائیں۔ و ما تو یقیناً لا بائد العلیٰ الصلیم۔ رسالہ کا نام میں نے مسلم سن رائٹر اعلیٰ آفتاب نامہ رسالہ (اسلامی) رکھا ہے۔ نیشنل پر ملک امریکہ کا نقشہ بنا کر اسپر سرج جڑھا ہے تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو پیش گوئی ہے کہ آخری زمانہ میں سورج مغرب سے غلیبہ گا اس کا پورا ہونا ظاہر ہو۔ کیونکہ اسی مغرب تو ملک امریکہ ہی ہے۔ اگرچہ یورپ کو بھی نسبتاً مغربی بلاد کہتے ہیں۔ مگر دراصل جو مغربی کہہ ہے وہ امریکہ ہی ہے۔ غلام ازبک یورپ میں اسلام بالکل نئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ یورپ میں اسلام کئی صدیوں سے قبل ازین

پیش ہو چکا ہے۔ نفعت زیادہ سپین سلیبوں کے باعث  
کئی سو سال تک رہ چکا ہے۔ اور اب تک ہاں اس زمانہ کے  
مسلطان موجود ہیں۔ سپین اور پاپ کی مہابت غربی صدر واقع ہے  
نور ہوتی مسلمانوں کا اثر فرانس پر بلکہ جزائر برطانیہ کے  
کن بدوں پر بھی تھا۔ غرض اگر یہ یورپ میں اشاعت اسلام بھی  
اس حدیث کو ایک حد تک پورا کرتی ہے۔ مگر اس کا اصلی ثبوت  
میرے خیال میں امریکہ پر لکھا ہے۔ جو مسیحی مسلمانوں میں فرج  
احد امیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت  
مساج بھی ہے کہ حضور علیہ السلام نے عرب کا ذکر ایسے وقت  
میں کیا۔ جبکہ عام طور پر لوگوں کو معلوم بھی نہ تھا کہ عرب میں  
کوئی آبادی ہے۔ بلکہ ایک سیاہ سالار نے مراکش کے عربی  
کتاب سے پر اپنا گھوڑا سمندر میں ڈال کر کہا کہ اے خدا اگر اس  
آگے کوئی آبادی ہوتی۔ تو میں تیری توحید کو قائم کرنے کے  
واسطے اور آگے چلتا۔ سمندر نے اس کے جذبہ شوق تبلیغ  
کو وہاں محدود کر دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر تھا  
کہ اس غرب میں حضرت مسیح موعود کے حواری نہیں۔ اور  
رسول پاک سرور مہمان مقرر اس کی پیشگوئی کو پورا کریں۔  
فالحمد للہ تم الحمد للہ

گذاشتہ رپورٹ کے بعد اٹھارہ نومبر ۱۹۲۱ء  
نوسلین | اسکی مفصل رپورٹ چند روز میں علیحدہ ایشاء  
ارسال کی جائیگی

ہاں میں احباب کی طرف سے آئے ہوئے خطوط  
اقتباساً خطوط | میں سے چند کلمات پر یہ ناظرین کرتا ہوں  
محبت اور اخلاص کے ساتھ پڑھ کر جب ایک مومن اپنے بھائی  
کو خط لکھتا ہے۔ تو لکھتا ہے کہ اے بعض الفاظ القار اہل  
سے لکھے جاتے ہیں۔ جو طرفین کے روحانی تعلقات کا منظر  
ہیں۔ ان کا اندراج احباب کے خطے انشاء اللہ فائدہ سے خالی  
نہ ہوگا۔ مکرم منشی فزنب علی صاحب کا لکھنا کہ میں خط لکھنے  
میں مصمت ہوں۔ مگر انشاء اللہ دعا میں مسرت نہیں۔ یہ فقرہ  
بہت پیارا معلوم ہوا۔ اصل شے تو دعا ہی ہے۔ جو جناب الہی  
کے حضور میں سفارش کا خط ہے۔ اور اسی کی بجائے سب زیادہ  
ضرورت ہے۔ جس مومنی خان صاحب اسٹریٹیا۔ پر صاحب  
جھنڈا والا سندھ کا استخارہ بالکل درست تھا کہ ملک امریکہ میں  
حضرت مرد صاحب کے روحانی تصرفات کی وجہ سے اشاعت اسلام

ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے کہ یہ کام آپ کے  
سپر دہا + ڈاکٹر میر محمد امین صاحب۔ آپ اس مہاد  
میں باہر (خدا بخیرے) فوت بھی ہو جائیں۔ تو آپ کا مقام  
یہ حق معنی فی قیومی ہوگا۔ جو ہماری سرداری صاحب  
بہی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش کامیابی عطا فرمائے۔ جس کی  
نظیر پہلی کتابوں میں ملتی محال ہو جائے + عزیز محمد ابراہیم  
جلاوی۔ میں نے جو لطف و کرم اور جو جہانیں آپ کے  
ساتھ رہنے میں سیکھیں۔ وہ انشاء اللہ تاقیامت دل سے محو  
نہ ہو سکیں گی + تبارک کی صاحب سو گز دور مدت ہوئی۔ جس نے  
غائب دیکھا تھا۔ آپ ایک اپنے بالا خانہ پر ہیں۔ جو آپ کا  
مثل گنبد کے چمکتے ہیں۔ وجود آپ کا نور علی نور نظر آتا  
ہے۔ وہ بالا خانہ بہت بلند ہو گیا ہے پر دیا اب پورا  
ہو رہا ہے + بابو محمد علی خان صاحب شاہجہانپور جس طرح  
کامیاب کام ہے۔ اسی طرح مسعود نایب پر آپ کا نام زیگی  
منیار الحق خان صاحب۔ آپ کی دعا سے میں امتحان میں  
کامیاب ہوا تھا۔ اس واسطے پھر آپ کی دعا چاہتا ہوں۔  
میاں بشیر احمد صاحب۔ مبارک صادق کے صادق کلمات  
مادہ پرستوں کو صادق بنا دیں تاہم اوقت قبول  
کے صادق بن کر مثل صادق دور دراز ملکوں میں  
صداقت کا جھنڈا گاڑیں + سید غلام احمد صاحب  
سو گز دور۔ کون ایسا احمدی ہے۔ جس کے دل میں صدق  
محبت اور صادق کا درد اور صادق کی یاد نہ ہو + محمد شفیع  
صاحب قریشی۔ بندہ کو جناب کا جو وقت فروغ نامہ ملتا ہو  
تو بفضل خدا ایسی خوشی ہوتی جیسے کہ عاشق کو معشوق کے  
ہمنے سے ہوتی ہے + حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ چونکہ  
ہر وقت آپ کو اپنے ذہن میں اور دل و دماغ میں دیکھتا ہوں  
تو یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ آپ کہیں دور گئے ہوئے ہیں  
اور آپ کو خطوط کی ضرورت ہے + شیخ غلام احمد صاحب  
للہ باللہ فی اللہ محب اخلاص عافا اللہ الصد و ایدہ صفا  
کبیر الدین صاحب۔ آپ کے خطوط میں زندگی پاتا ہوں +  
حامد حسین خان صاحب۔ اللہ تعالیٰ شاہد ہے کہ آپ کے  
لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کی ہیں +

نوسلین | قریباً سات ماہ کا عرصہ ہوا۔ جبکہ عاجز  
تبلیغ کے واسطے شہر ڈی ٹراٹ گیا

تھا۔ جو کہ شہر نیویارک سے گئی سبیل کے فاصلہ پر۔ اس وقت  
ایک لیدی بنام مس باڈن صاحبہ کے نام پر مسلمان مہمانی تھی۔  
اس کا نام نہیب رکھا گیا تھا۔ یہ مسعود قانون آجکل شہر نیویارک  
میں ہے۔ اس نے اپنے شہر میں عاجز کے لیکچروں کا انتظام  
کر کے مجھے وہاں طلب کیا۔ ٹون ال اور ایک گرجے میں لیکچر دیا  
اور چند پادروں کے مذہبی مباحثہ +

ڈاکٹر رابنسن کی رائے سے کہ سلطان کثرت  
علاج سلطان | استعمال لکھتے پیدا ہوتا ہے۔ مریض سلطان  
کی خوراک میں سے نمک کم کر دینا چاہیئے۔ اور پوٹاشیم باکسائیڈ  
کے استعمال سے سوڈیم کلورائیڈ کے اثر کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔  
اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہ یہ کہاں تک صحیح ہے۔ ہماری  
جماعت کا ایک عزیز جو دو مقبرہ ہشتی کا پہلا ممبر حضرت مولوی  
عبد الکیم صاحب مرحوم بھی اول مرض سرطان میں ہی گرفتار  
ہوا تھا۔ جس کا زہریلا اثر سارے بدن میں پھیل گیا۔ حضرت  
مرحوم نگین چیزوں سے بہت رغبت رکھتے تھے۔ اور میٹھا  
بہت کم کھاتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام  
اندر سے کچھ حلوا یا ایسی ہی میٹھی چیز بنا کر لائے۔ اور چند  
خدام میں جو حاضر تھے۔ بے تکلفی سے میٹھا کھایا۔ یہ  
ان دنوں کا ذکر ہے۔ جب گول کرہ مہمان خانہ ہوتا تھا۔ اور  
مہمانوں کی تعداد تین چار۔ مولوی عبدالکیم صاحب مرحوم نے  
فرمایا۔ مجھ میٹھے سے رغبت نہیں۔ میں نہیں کھاتا۔ حضرت نے  
تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ مولوی صاحب۔ آپ نے بعض کا یہ قول  
نہیں سنا۔ المؤمن حلوی یحب الحلوا۔ مومن میٹھا ہوتا  
ہے اور میٹھے سے بیار کر لیتے ہیں۔ مولوی صاحب مرحوم آزاد خیال  
آدمی تھے۔ عرض کی۔ حضرت مومن کی کد ہی علامت ہے۔ تو پھر  
میں مومن نہیں۔ حضرت اور حاضرین ہنسے اور بات ختم ہوئی +

پہلا امریکن مسلم مشنری | یہاں کے سوداگ کچھ دلوں نے  
میری تصویر لیکر اپنے بانک لپٹا  
میں دکھانی شروع کی ہے کہ یہ اس ملک میں پہلے مسلم مشنری  
ہیں۔ اس کی ایک فلم باورم بابو اعجاز حسین صاحب کو یہاں سے  
بھجوائی گئی ہے تاکہ وہ اپنے بانکو بوں میں دکھلائیں۔ جن  
لوگوں کو دینی جاننے کا اتفاق ہو۔ وہ مجھے وہاں پر چلتے ہوئے  
اور کھڑے ہو کر قرآن شریف پڑھتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں شہر لکھ  
وہ فلم تصویر سلاست ان کے پاس پہنچ جائے۔ محمد صادق خفایا اللہ

# الفضل

قادیان دارالامان - ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء

## ویدنا مکمل و ناقص ہیں

آریہ اخبار استہ میں کچھ عرصے سے یہ بحث ہو رہی ہے ایک ہندو ایک مسلمان کے ساتھ بیٹھ کر ہندو دھرم کا پکایا ہوا کھانا کھا سکتا ہے یا نہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ کھا سکتا ہے۔ اور بعض اس بنا پر اسے ناجائز قرار دیتے ہیں کہ مسلمان چونکہ گوشت خور قوم ہے۔ اسلئے کوئی ہندو اس کے ساتھ ملکر کھانا نہیں کھا سکتا۔

یہ بحث اس قدر طویل ہو گئی ہے۔ اور اتنی اہمیت اختیار کر رہی ہے۔ کہ لندن میں بیٹھے ہوئے ایک آریہ پروفیسر بالکرون صاحب ایم اے کو بھی اس میں حصہ لینا پڑا ہے اور ۲۵ ستمبر کے پرکاش میں ان کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں پروفیسر صاحب نے اول تو بڑے وثوق کے ساتھ یہ بتایا ہے کہ۔  
”کلن پارتی کے بہت سے آریہ مانس کھاتے ہیں اور پھر کھاتے ہیں۔“

”میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کلن پارتی والے کسی آریہ کے ہاتھوں بنایا ہوا اس کے ساتھ بیٹھ کر کبھی نے بہو جن کھانے سے انکار کیا ہو۔“

اس طرح پروفیسر صاحب نے یہ دکھایا ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ ملکر کھانے میں جو یہ عذر پیش کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمان گوشت خور ہیں۔ یہ بے ہودہ عذر ہے۔ کیونکہ آریوں میں جو لوگ گوشت کھاتے ہیں۔ ان کے ساتھ کھانے میں کوئی پرہیز نہیں کیا جاتا۔

اب یہی بات کہ گوشت کھانا کیسا ہے۔ اور وید مقدس کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے۔ اس کے متعلق پروفیسر صاحب لکھتے ہیں۔

”وید بھگوان میں مانس کھانے کی اجازت ہے یا نہیں؟ اس بات کا پورا تشبیہ (فیصلہ) نہیں ہو سکا۔ کلن پارتی تو اب تک اڑی ہوئی ہے۔ گوروکل پارتی میں بھی کئی پنڈت ہیں۔ جن کے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ جو تشبیہ سے نہیں کہہ سکتے۔“

جب وید مقدس نے گوشت خوری کے بارے میں کوئی ناطق فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ وید کے پیرو اس کے جائز ہو اور جائز نہ ہونے کے بھی تائید پاتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ گوشت خوری کی بنا پر مسلمانوں سے اس قدر نفرت کا اظہار کیا جائے۔ کہ ان کے سلسلے سے بھی پرہیز کیا جائے۔

تعجب کی بات ہے۔ کہ گوشت خوری کا مساکم جس پر بڑے بڑے آریہ اپدیشاک سباحتے کرتے ہوتے ہیں اور جسے ناجائز ثابت کرنے کے لئے ایڑی سے لیکر چوٹی تک کا زور لگاتے رہتے ہیں۔ وہ ایسا لایخل ہو کہ وید بھی اس کے متعلق کوئی تصدیق کرنے سے عاجز ہو اور اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ وید میں گوشت خوری

کی اجازت نہیں۔ تو بھی جو لوگ ویدوں کے پیرو کھلا کر گوشت کھاتے ہیں۔ وہ کسی الزام کے نیچے نہیں آنے۔ کیوں؟ اسلئے کہ بڑے بڑے رشیوں بینیوں نے نئے نئے حالات اور ضروریات زمانہ سے مجبور ہو کر کئی ایک ایسی باتوں کو جائز اور روا کر دیا ہے۔ جن کے متعلق وید کوئی ناطق فیصلہ نہیں کر سکتے تھے یا ویدوں کا فیصلہ ناقابل تسلیم اور ناقابل عمل تھا۔ یہ بات پروفیسر صاحب مسمون کے نزدیک ایسی ثابت اور خفاک شب سے بالاب ہے کہ وہ کہتے ہیں۔

”اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارے مختلف دھرم شاستر یعنی سمرتی گرنتھ مختلف وقتوں پر لکھے گئے ہیں۔ اور اپنا اپنا وقت اور ملک کے حصے کے نئے حالات کو سامنے رکھ کر قانون بندی کی گئی ہے۔ انہیں بہت سی باتیں ویدوں کے برخلاف ہیں۔ لیکن وہ اسلئے قانون ہیں کہ وہ رسم و رواج پر مبنی ہیں۔ مطلب یہ کہ حسب ضرورت ہمارے رشیوں نے وید کے دھرم کے برخلاف

بھی آریہ سماج استروں۔

اسکی پوری اجازت کے بانٹنے کے

نارو وغیرہ سرتیوں میں

اگر یہ دیکھیں میں برہمن کو

شادی کر لیتے ہیں۔ نہ

بھگنا۔ اور سب آدمی

عورتیں دیکھ چارنی ہیں۔ اتر

ہیں۔ رگس دیش میں لوگ اپنی دو

شادی کر لیتے ہیں۔ ان باتوں کے

لوگوں کو کوئی سزا اور نہ ہی کوئی پرا

چاہیے۔ یہ رواج پر مبنی ہے۔

اسلئے ان رواجوں کے لئے ان لوگوں کو برا

نہیں کہنا چاہیے۔“

مذکورہ بالا عبارت کے ظاہر ہے کہ۔

(۱) ہندوؤں کی سرتیاں اپنی مذہبی کتابیں مختلف اوقات

میں حالات زمانہ کے مطابق لکھی گئی ہیں۔

(۲) مذہب کو زمانہ کے مطابق بناتے تھے۔

کتابوں کے مصنفوں کو وید کی متن تعلیمات کی خلاف

کرنی پڑی ہے۔

(۳) ان کتابوں کی تعلیمات نہ صرف وید خلافت میں بلکہ

ملک کے ”رسم و رواج“ کے ماتحت ہیں۔ اس کا مطلب پروفیسر

صاحب کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ حسب ضرورت ہندو رشیوں

نے وید کے دھرم کے برخلاف رسم و رواج کو ترجیح دی ہے۔

(۴) تعداد از رواج کا مسئلہ جیسا کہ یہ صاحبان بڑے بڑے

اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اور سوامی دیانند صاحب نے بھی

بڑی مذمت کی ہے۔ ایسا مسئلہ ہے۔ کہ وید رشیوں کو

وید کی کوئی پروا نہ کتے ہوئے حالات زمانہ سے مجبور

ہو کر اس کی اجازت دینی ہی پڑی۔ اور اس کے مطابق

تعلیم جامداد کے اصول بنائے۔

(۵) رشتہ داروں کے ان شادی کرنے کو ناجائز قرار

کے لئے بھی سوامی دیانند صاحب نے رواج اور مار لیا ہے۔

الفضل بسم الله الرحمن الرحيم

قادیان دارالامان . ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء

ویدنا مکمل و ناقص میں

آریہ اخبارات میں کچھ عرصہ سے یہ بحث ہو رہی ہے  
ایک ہندو ایک مسلمان کے ساتھ بیٹھ کر ہندو دودھ پچایا  
ہو کھانا کھا سکتا ہے یا نہیں بعض کا خیال ہے کہ کھا  
سکتا ہے۔ اور بعض اس بنا پر اسے ناجائز قرار دیتے  
ہیں کہ مسلمان چونکہ گوشت خور قوم ہے۔ اسلئے کوئی  
ہندو اس کے ساتھ مل کر کھانا نہیں کھا سکتا۔

یہ بحث اس قدر طویل ہو گئی ہے۔ اور اتنی اہمیت اختیار کر رہی ہے۔ کہ لندن میں بیٹھے ہوئے ایک آریہ پروفیسر بالکوشن صاحب ایم اے کو بھی اسیں حصہ لینا پڑا ہے اور ۲۵ نمبر کے پرکاش میں ان کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں پروفیسر صاحب نے اول تو بڑے وثوق کے ساتھ یہ بتایا ہے کہ:-  
”کلج پارٹی کے بہت سے آریہ ناس کھاتے ہیں“  
اور پھر لکھا ہے:-

”میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کلیم پارٹی والے

کسی آریہ کے باطنوں بنایا ہوا اس کے ساتھ  
بیٹھ کر کہی نے بھوجن کھانے سے انکار کیا

66-57

اس طرح پر ذمہ دار بننے پر دکھایا ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ ملکر کھانے میں جو یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ مسلمان گوشت خور ہیں۔ یہ بے ہودہ عذر ہے۔ کیونکہ آریوں میں جو لوگ گوشت کھاتے ہیں۔ ان کے ساتھ کھانے میں کوئی پرہیز نہیں کیا جاتا +

ابن ہی یہ بات کہ گوشت کھانا کیسا ہے۔ اور  
وید مقدس کا اس بابے میں کیا ارشاد ہے۔ اس کے  
متعلق پروفیسر صاحب لکھتے ہیں :-

وید بھگوان میں انش کھانے کی اجازت ہے یا نہیں؟  
اس بات کا پورا تشچہ (فصلہ) نہیں ہو سکا۔ کالج  
پارٹی قواب تک اڑی ہوئی ہے۔ گورو کل پائی  
میں بھی کئی پنڈت ہیں۔ جن کے نام لینے کی ضرورت  
نہیں۔ جو تشچہ سے نہیں کہہ سکتے۔

جب وید مقدس نے گوشت خوری کے بارے میں کوئی  
ناطق فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ وید کے پیرو اس کے جائز ہو  
اور جائز نہ ہونے کے بھی تائید پاتے ہیں۔ تو کوئی وجہ  
نہیں کہ گوشت خوری کی بنا پر مسلمانوں سے اس قدر  
نفرت کا اظہار کیا جائے۔ کہ ان کے سلعے سے بھی  
پرہیز کیا جائے۔

تجربہ کی بات ہے۔ کہ گوشت خوری کا مسکاب جس پر  
 بٹے بٹے آریہ اپدیشاک مباحثے کرتے رہتے ہیں  
 اور جسے ناجائز ثابت کرنے کے لئے ایڑی سے لیکر  
 چوٹی تک کا زور لگاتے رہتے ہیں۔ وہ ایسا لایعجل ہے  
 کہ دید بھی اس کے متعلق کوئی تصدیق کرنے سے عاجز ہو  
 اور اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ وید میں گوشت خوری

کی اجازت نہیں۔ تو بھی جو لوگ دیدوں کے پیروں پہلا کر  
گوشٹ کھاتے ہیں۔ وہ کسی الزام کے نیچے نہیں  
آتے۔ کیوں؟ اسلئے کہ بڑے بڑے رشیوں مینیوں  
نے نئے حالات اور ضروریات زمانہ سے مجبور ہو کر کئی  
ایک ایسی باتوں کو جائز اور روا کر دیا ہے۔ جن کے  
متعلق وید کوئی ناطق فیصلہ نہیں کر سکتے تھے یا دیدوں  
کا فیصلہ ناقابل تسلیم اور ناقابل عمل تھا۔

یہ بات پر مفسر صاحب موصوف کے نزدیک ایسی صاف  
اور فصاحت سے بالاس ہے کہ وہ کہتے ہیں :-

”اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارے

مختلف دھرم شاستر یعنی سمرتی گرونتہ مختلف فتوے  
پر لکھے گئے ہیں۔ اور اپنا اپنا وقت اور مکان کے  
حصے کے نئے حالات کو سامنے رکھ کر قانون بنیادی

کی گئی ہے۔ انہیں بہت سی باتیں دیدوں کے  
برخلاف ہیں۔ لیکن وہ اسلئے غافل نہ رہیں کہ وہ رسم

اور جان پر مبنی ہیں مطلب یہ کہ حرب ضرورت  
ہمارے رشتہوں نے ویدک ہرم کے برخلاف

بھی رسم دردا ج کو ترجیح دے دی ہے۔ مثلاً اگر کوئی  
آریہ سماجی نہیں مانے گا۔ کہ وہ میں ایک سے زیادہ  
ستر یوں سے شادی کرنا روا ہے۔ مگر سہرتیوں میں  
اسکی پوری اجازت ہے۔ اور اسی اصول پر جائز  
کے بانٹنے کے اصول بنائے گئے ہیں۔ اسی طرح  
نار و وغیرہ سہرتیوں میں یہ اصول تسلیم کیا گیا ہے کہ  
اگرچہ دکھن میں برہمن لوگ اپنے اموں کی راکھوں سے  
شادی کر لیتے ہیں۔ مدھیہ دیش میں کچھ لوگ گھوٹس  
بھکنا۔ اور رب آدمی مانس بھکناک ہیں۔ اور  
عورتیں ویسجہ چارنی ہیں۔ آخر میں عورتیں شراب پیتی  
میں۔ گھس دیش میں لوگ اپنی دودھوا بھابی سے  
شادی کر لیتے ہیں۔ ان باتوں کے لئے وہاں کے  
لوگوں کو کوئی سزا اور نہ ہی کوئی پراسچوت کرانا  
چاہیئے۔ یہ رواج پر مہا سے چلے گئے ہیں  
اسلئے ان رواجوں کے لئے ان لوگوں کو برا بھلا  
نہیں کہنا چاہیئے۔

مذکورہ بالا عبارت کے ظاہر ہے کہ :-

(۱) ہندوؤں کی سورتیاں یعنی مذہبی کتابیں مختلف اوقات میں حالات زمانہ کے مطابق کبھی کبھی ہیں۔

(۲) مذہب کو زمانے کے مطابق بنانے کے لئے ان  
کتابوں کے مصنفوں کو دید کی صریح تعلیمات کی خلاف ورزی  
کرنی پڑی ہے :

(۳) ان کتابوں کی تعلیمات نہ صرف دیکھے خلافت میں بلکہ ملک کے رسم و رواج کے ماتحت ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے صاحب کے الفاظ میں یہ ہے کہ حسب ضرورت ہندو رشیوں نے دیکھ دہرم کے برخلاف رسم و رواج کو ترجیح دی ہے

(۴) تعدد ازواج کا مسئلہ حیدرآریہ صاحبان بڑے بڑے  
اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اور سوامی دیانند صاحب نے بھی یہی

بڑی مذمت کی ہے۔ ایسا سکہ ہے۔ کہ دیدک ریشیوں کو  
وید کی کوئی پر دانہ کہنے ہوئے حالات زمانہ سے مجبور

ہو کر اس کی اجازت دینی ہی پڑی۔ اور اس کے مطابق  
نقیم جاندا کے اصول بنائے۔

(۵) رشتہ داروں کے اس شادی کرنے کو ناجائز قرار دینے کے لئے بھی سوامی دیانند صاحب نے طراز و رنگ لایا ہے۔

ہوئے۔  
ہے۔ اور کھس  
برہمن اپنے ہاتھوں

ہوتی۔ تو انہوں نے جیسی قوم جو رانی کا پہاڑ بنا کر دکھانے  
کی عادی ہے۔ کبھی کی کئی زبانوں میں ویدوں کے  
ترجمے شائع کر دیے۔

گورنمنٹ خود ہی اس کی وضاحت نہ کرے۔ سمجھنا مشکل  
ہے۔ کیا گورنمنٹ بتائیگی۔ کہ اس امتیاز کی کیا وجہ ہے  
اور کیوں مسٹر گاندھی اور علی برادران سے ایک سلوک  
نہیں ردوار کھا گیا۔

بتا ہے۔ کہ ہندوؤں  
درجہ اول کا گوشت کھانا  
ت بھی کھاتے ہیں۔ اور اس  
وقت سے اجازت حاصل  
کی کرنا بھی جائز قرار دیا گیا ہے  
یہ شروع کی غلطی نہیں۔ بلکہ نہایت  
سامراجی کا مظہر ہے کہ آریہ سلوک  
پر ہمیشہ سے ہمیشہ تک سارے جہان کے  
پریشور نے دنیا کی تمام ضروریات اور  
لئے ابتداء آفرینش میں تمام صحیح تعلیمات ان  
میں کر دی ہیں۔ کہاں تک قابل تسلیم ہے۔  
پر دیکھ صاحب کے بیان سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں

مسٹر گاندھی اپنے پیروں  
علی برادران اور دوسرے  
مسلمان لیڈروں پر جس  
سے کیوں علیحدہ رکھے گئے۔ الزام میں مقدمہ چل رہا  
ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے فوجی ملازموں کو ملازمت  
ترک کرنے اور دوسروں کو یہ ملازمت اختیار نہ کرنے  
کی تحریک ایک ریزولوشن کے ذریعہ کی ہے۔ اس بناء  
پر اگر گورنمنٹ کو مقدمہ چلانے کی ضرورت محسوس ہوئی  
ہے تو سمجھ میں نہیں آتا۔ مسٹر گاندھی کو ان کے ساتھیوں  
سے کیوں الگ رکھا گیا ہے۔ جبکہ وہ بھی اسی فعل کا  
ارتکاب کر چکے ہیں۔ اور علی الامان اس کا اقرار بھی  
کر رہے ہیں۔ حال میں ترجمانی میں تقریر کرتے ہوئے  
انہوں نے کہا کہ:-

بات یہ ہے کہ جب کسی قوم کے لئے دن آتے ہیں  
تو وہی باتیں جو دوسروں کے لئے کسی خطرہ و نقصان کا  
باعث نہیں ہوتیں۔ اس کے لئے تباہ کن بن جاتی ہیں۔  
کاش! مسلمان سوچیں۔ کہ کیوں وہی ذلت و ادوار۔  
مشکلات اور مصائب کا ہوت بن رہے ہیں۔

انجارات کے ذریعہ معلوم  
پرائے شاگون میں  
اپنی ناک کھانا  
جنس نکالنے گئے ہیں۔ جنہیں کوٹ پتلون یعنی انگریزی  
لباس لگھوں کو پہنایا گیا۔ اس تصویر اعلان کے  
بھی سمجھنے کے جا سکتے ہیں۔ کہ یہ لباس لگھوں کا ہے  
یا لگھوں کے پہننے کے قابل ہے۔ لیکن ہندوؤں  
میں جلوس نکالنے والوں نے انگریزوں کا تہتر اڑایا  
ہے۔ اور ان کو گدھے سے تشبیہ دیکر ان کے خلاف  
حقارت کا جذبہ پیدا کیا ہے۔ یہ حرکت اگر صرف ہندوؤں  
یا سکھوں سے سرزد ہوتی۔ تو اس قدر قابل گرفت نہ  
تھی۔ مگر دئے بر حال مسلمانان کہ پرائے شاگون میں  
اپنی ناک کھائی۔ جوش میں اندھے ہو کر انگریزوں کو  
گدھا بنانے کی کوشش کی۔ مگر یہ نہ سوچا کہ "حضرت  
امیر المومنین خلیفۃ المسیح و ارث تخت محمدی حافظ حرمین شریفین  
کیا لباس پہنتے ہیں۔ اور آپ کے دربار میں پارلیمنٹ اور  
عساکر سلطانیہ کیا لباس زیب تن کرتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی نہ  
سوچا کہ مصطفیٰ اکمال پاشا اور انگریزوں کے غازیوں کے کیا لباس  
ہیں؟ پس مسلمان سوچیں کہ اگر انگریزی لباس پہننے والے  
گدھے ہیں تو یہ چوٹ کہاں تک پہنچتی ہے۔ کیونکہ ساری  
دنیا جانتی ہے۔ کہ سلطنت ترکی میں بادشاہ سے لیکر ادنیٰ  
مزدور تک سب کوٹ پتلون پہننا اور برٹ استعمال کرتے  
ہیں۔ بلکہ کھانا پینا رب میز کرسیوں پر چھری کاٹنے سے تامل  
کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ یہ حرکت خلافت فلسطین کے

اگر اس قسم کے الفاظ عوام کے دہریہ یا فوج  
کے سپاہیوں کے دہریہ کو بھنا جرم ہے۔ تو میں  
جلوس کے حاضرین کو اس جلسہ کی وساطت سے گورنمنٹ  
کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ میں نے اس جرم کا بار  
لا تعداد مرتبہ ارتکاب کیا ہے۔ میں یہ بھی کہتا ہوں  
کہ یہ کوئی نیا جرم نہیں ہے۔ میں نے ستمبر ۱۹۲۷ء  
میں اس کا عذر ارتکاب کیا تھا۔ اور میرا تو کیا  
ذکر ہے۔ انڈین کانگریس اس کا کلکتہ اور ناگپور  
کے اجلاسوں میں ارتکاب کر چکی ہے۔ اگر کانگریس  
کے کارکن یا خود میں اب تک فوج کے سپاہیوں  
کے پاس یہ کہنے کے لئے نہیں گیا۔ تو اس کی  
وجہ پر نہ سمجھئے۔ کہ میں یا کارکنان کانگریس  
اس کا ارادہ نہیں رکھتے۔ بلکہ اسے ہماری  
مصرفیت یا ناقابلیت کی دلیل سمجھنا چاہیے۔"  
(دیکھ ۲- اکتوبر)

نے دیکھ کو حالات زمانہ کے خلاف پاکر اور پریشور کی کا  
ہوئی تعلیمات کو غلط یا ناقابل عمل سمجھ کر اپنی قوم کے  
لئے خود نئی کتابیں اور نئی تعلیمیں پیش کیں۔ اور اس طرح  
دید کو ناممکن۔ ناقابل تسلیم قرار دیا۔  
پس جب موجودہ زمانہ سے بہت قبل ویدنا مکمل ثابت  
ہو گئے۔ اور خود ویدوں کے پیروؤں کو ان کے  
خلاف چلنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور انہوں نے  
کئی ایسی باتیں روا قرار دیں۔ جو وید کی رو سے  
منہ بھتیں۔ تو اب جبکہ زمانہ بہت ترقی کر گیا ہے۔ حالات  
بدلتے گئے ہیں۔ واقعات نئے نئے صورت اور نیاز اختیار  
کر لیا ہے۔ وید کس طرح قابل عمل ٹھہر سکتے ہیں۔ اور  
ان کی تعلیم کیونکر قابل تسلیم ہو سکتی ہے۔ اور کس طرح  
معتول سمجھی جا سکتی ہے۔  
یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ آریہ صاحبان وید کی تعلیم  
کے صرف زبانی ہی گون گاتے ہیں۔ اور باوجود مالدار  
اور تعلیم یافتہ قوم ہونے کے ویدوں کا ترجمہ پیش کرنے  
کی جرأت نہیں رکھتے۔ ورنہ اگر ویدوں میں کوئی  
ایسی بات ہوتی۔ جو موجودہ ترقی یافتہ زمانہ میں قابل تسلیم

پرائے شاگون کے سرور ہونے کی

لیکن پروفیسر صاحب مذکور کے بیان سے ظاہر ہے کہ رشیوں نے اس کی بھی اجازت دے رکھی ہے۔ اور دھن میں کسی معمولی درجہ کے لوگ نہیں۔ بلکہ برہمن اپنے اموال کی لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں۔

(۶) اس بیان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہندوؤں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کسی اور جانور کا گوشت کھانا تو الگ رہا۔ گائے کا گوشت بھی کھاتے ہیں۔ اور اس کے لئے انہیں رشیوں کی طرف سے اجازت حاصل ہے۔ (۷) بیوہ بھالی سے شادی کرنا بھی جائز قرار دیا گیا ہے یہ باتیں کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ بلکہ نہایت وضاحت سے اس امر کو واضح کر رہی ہیں کہ آریہ سلط کا یہ دعویٰ کہ وہ ہمیشہ سے ہمیشہ تک سارے جہان کے لئے ہیں۔ اور پریشور نے دنیا کی تمام ضروریات اور حالات کے لئے ابتداء آفرینش میں تمام صحیح تعلیمات ان میں بیان کر دی ہیں۔ کہاں تک قابل تسلیم ہے۔ پروفیسر صاحب کے بیان سے ظاہر ہے کہ ہندو رشیوں نے یہ کہ حالات زمانہ کے خلاف پاکر اور پریشور کی ہوتی تعلیمات کو غلط یا ناقابل عمل سمجھ کر اپنی قوم کے لئے خود نئی کتابیں اور نئی تعلیمیں پیش کیں۔ اور اس طرح وید کو نامکمل۔ ناقابل تسلیم قرار دیا۔

پس جب موجودہ زمانہ سے بہت قبل وید نامکمل ثابت ہو گئے۔ اور خود ویدوں کے پیردوں کو ان کے خلاف چلنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور انہوں نے کتنی ایسی باتیں روا قرار دے لیں۔ جو وید کی رو سے منع تھیں۔ تو اب جبکہ زمانہ بہت ترقی کر گیا ہے۔ حالات بدل گئے ہیں۔ واقعات نے نئی صورت اور نیاز مانگ اختیار کر لیا ہے۔ وید کس طرح قابل عمل ٹھہر سکتے ہیں۔ اور ان کی تعلیم کیونکر قابل تسلیم ہو سکتی ہے۔ اور کس طرح معمولی سمجھی جا سکتی ہے۔

یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ آریہ صاحبان وید کی تعلیم کے لئے زبان ہی اگن گاتے ہیں۔ اور بادیو بالدار اور قسیم یافتہ قوم ہونے کے ویدوں کا ترجمہ پیش کرنے کی بات نہیں رکھتے۔ ورنہ اگر ویدوں میں کوئی ایسی بات ہوتی۔ جو موجودہ ترقی یافتہ زمانہ میں قابل تسلیم

ہوتی۔ تو آریوں جیسی قوم جو رانی کا پہاڑ بنا کر دکھانے کی عادی ہے۔ کبھی کی کبھی زبانوں میں ویدوں کے ترجمے شائع کر دیتی۔

**مسٹر گاندھی اپنے پیروں**  
 علی برادران اور دوسرے مسلمان لیڈروں پر جس سے کیوں علی پر رکھے گئے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے فوجی ملازموں کو ملازمت ترک کرنے اور دوسروں کو یہ ملازمت اختیار نہ کرنے کی تحریک ایک ریزولوشن کے ذریعہ کی ہے۔ اس بناء پر اگر گورنمنٹ کو مقدمہ چلانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے تو سمجھ میں نہیں آتا۔ مسٹر گاندھی کو ان کے ساتھیوں سے کیوں الگ رکھا گیا ہے۔ جبکہ وہ بھی اسی فعل کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ اور علی الاعلان اس کا اقرار بھی کر رہے ہیں۔ حال میں ترجمانی میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ :-

اگر اس قسم کے الفاظ عوام کے رو پر دیا فوج کے سپاہیوں کے رو پر دیکھنا جرم ہے۔ تو میں اس جلسہ کے حاضرین کو اس جلسہ کی دسراٹ سے گورنمنٹ کو مطلع کر رہوں۔ کہ میں نے اس جرم کا بار ڈالنا تعداد مرتبہ ارتکاب کیا ہے۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ کوئی نیا جرم نہیں ہے۔ میں نے ستمبر ۱۹۲۰ء میں اس کا عہد ارتکاب کیا تھا۔ اور میرا تو کیا ذکر ہے۔ انڈین کانگریس اس کا کلکتہ اور ناگپور کے اجلاسوں میں ارتکاب کر چکی ہے۔ اگر کانگریس کے کارکن یا خود میں اب تک فوج کے سپاہیوں کے پاس یہ کہنے کے لئے نہیں گیا۔ تو اس کی وجہ یہ نہ سمجھئے۔ کہ میں یا کارکنان کانگریس اس کا ارادہ نہیں رکھتے۔ بلکہ اسے ہماری بصورتیت یا ناقابلیت کی دلیل سمجھنا چاہئے۔ (دیکھیں ۲۔ اکتوبر)

ایسا صاف اور واضح بیان دینے والے کے متعلق گورنمنٹ کا خاموش رہنا اور علی برادران وغیرہ پر مقدمہ چلانا ایسا طرز عمل ہے۔ کہ جیسا تک

گورنمنٹ خود ہی اس کی وضاحت نہ کرے۔ سمجھنا مشکل ہے۔ کیا گورنمنٹ بتائیگی۔ کہ اس امتیاز کی کیا وجہ ہے اور کیوں مسٹر گاندھی اور علی برادران سے ایسا سلوک نہیں روا رکھا گیا۔

بات یہ ہے کہ جب کسی قوم کے لئے دن آتے ہیں تو وہی باتیں جو دوسروں کے لئے کسی خطرہ و نقصان کا باعث نہیں ہوتیں۔ اس کے لئے تباہ کن بن جاتی ہیں۔ کاش! مسلمان سوچیں۔ کہ کیوں وہی ذلت داد پار۔ مشکلات اور مصائب کا ہوت بن رہے ہیں۔

**پراسے شاگون میں**  
 اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ امرتسراؤ اپنی ناک کھانا بعض دیگر مقامات میں اسو جتوس نکالے گئے ہیں۔ جنہیں کوٹ پتانوں یعنی انگریزی لباس گدھوں کو پہنایا گیا۔ اس تصویر کی اعلان کے ہی معنی سمجھ جاسکتے ہیں۔ کہ یہ لباس گدھوں کا ہے یا گدھوں کے پہننے کے قابل ہے۔ لیکن ہر دو صورتوں میں جلوس نکالنے والوں نے انگریزوں کا تمسخر اڑایا ہے۔ اور ان کو گدھے سے تشبیہ دیکر ان کے خلاف حقارت کا جذبہ پیدا کیا ہے۔ یہ حرکت اگر صرف ہندوؤں یا سکھوں سے سرزد ہوئی۔ تو اس قدر قابل گرفت نہ تھی۔ مگر دئے بر حال مسلمانان کہ پر اسے شاگون میں اپنی ناک کھائی۔ جوش میں اندھے ہو کر انگریزوں کو گدھا بنانے کی کوشش کی۔ مگر یہ نہ سوچا کہ "حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح وراثت تحت محمدی حافظہ مرین" کیا لباس پہنتے ہیں۔ اور آپ کے دربار میں ان پارلیمنٹ آؤ عساکر سلطانیہ کیا لباس زیب تن کرتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی نہ سوچا کہ مصطفیٰ الکمال پاشا اور انگریزوں کے فائزوں کے کیا لباس ہیں؟ پس مسلمان سوچیں کہ اگر انگریزی لباس پہننے والے گدھے میں تو یہ چوٹ کہاں تک پہنچتی ہے۔ کیونکہ ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ سلطنت ترکی میں بادشاہ سے لیکر ادنیٰ مزدور تک سب کوٹ۔ پتلون۔ پنچائی اور بوٹ استعمال کرتے ہیں۔ بلکہ کھانا پینا سب میز کرسیوں پر چھری گائے سے تناول کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ یہ حرکت خلافت قسطنطنیہ کے

لیکن پروفیسر صاحب مذکور کے بیان سے ظاہر ہے کہ رشیوں نے اس کی بھی اجازت دے رکھی ہے۔ اور کھن میں کسی معمولی درجہ کے لوگ نہیں۔ بلکہ برہمن اپنے اصول کی لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں۔

(۶) اس بیان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہندوؤں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کسی اور جانور کا گوشت کھانا قوالگ رہا۔ گائے کا گوشت بھی کھاتے ہیں۔ اور اس کے لئے انہیں رشیوں کی طرف سے اجازت حاصل ہے۔ (۷) یہ وہ بھالی سے شادی کرنا بھی جائز قرار دیا گیا ہے یہ باتیں کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ بلکہ نہایت وضاحت سے اس امر کو واضح کر رہی ہیں کہ آریہ سلج کا یہ دعویٰ کہ وہ ہمیشہ سے ہمیشہ تک سارے جہان کے لئے ہیں۔ اور پریشور نے دنیا کی تمام ضروریات اور حالات کے لئے ابتداء آفرینش میں تمام صحیح تعلیمات ان میں بیان کر دی ہیں۔ کہاں تک قابل تسلیم ہے۔

پروفیسر صاحب کے بیان سے ظاہر ہے کہ ہندو رشیوں نے وید کو حالات زمانہ کے خلاف پاکر اور پریشور کی ہوتی تعلیمات کو غلط یا ناقابل عمل سمجھ کر اپنی قوم کے لئے خود نئی کتابیں اور نئی تعلیمیں پیش کیں۔ اور اس طرح وید کو ناممکن بنا قابل تسلیم قرار دیا۔

پس جب موجودہ زمانہ سے بہت قبل وید ناممکن ثابت ہو گئے۔ اور خود ویدوں کے پیر وڈوں کو ان کے خلاف چلنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور انہوں نے کتنی ایسی باتیں روا قرار دے لیں۔ جو وید کی رُو سے منع تھیں۔ تو اب جبکہ زمانہ بہت ترقی کر گیا ہے۔ حالات بدل گئے ہیں۔ واقعات نے نئی صورت اور نیا رخ اختیار کر لیا ہے۔ وید کس طرح قابل عمل ٹھہر سکتے ہیں۔ اور ان کی تعلیم کیونچہ قابل تسلیم ہو سکتی ہے۔ اور کس طرح معقول سمجھی جا سکتی ہے۔

یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ آریہ صاحبان وید کی تعلیم کے لئے وید زبان ہی اگن گاتے ہیں۔ اور باوجود بالدار اور تعلیم یافتہ قوم ہونے کے ویدوں کا ترجمہ پیش کرنے کی کوشش نہیں رکھتے۔ ورنہ اگر ویدوں میں کوئی بات ہوتی۔ جو موجودہ ترقی یافتہ زمانہ میں قابل تسلیم

ہوتی۔ تو آریوں جیسی قوم جو رائ کا پہاڑ بنا کر دکھانے کی عادی ہے۔ کبھی کی کئی زبانوں میں ویدوں کے ترجمے شائع کر دیتی۔

مسٹر گاندھی اپنے پیروں علی برادران اور دوسرے مسلمان لیڈروں پر جس سے کیوں علی رکھے گئے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے فوجی ملازموں کو ملازمت ترک کرنے اور دوسروں کو یہ ملازمت اختیار نہ کرنے کی تحریک ایک ریزولوشن کے ذریعہ کی ہے۔ اس بناء پر اگر گورنمنٹ کو مقدمہ چلانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے تو سمجھ میں نہیں آتا۔ مسٹر گاندھی کو ان کے ساتھیوں سے کیوں الگ رکھا گیا ہے۔ جبکہ وہ بھی اسی فعل کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ اور علی الاطلاق اس کا اقرار بھی کر رہے ہیں۔ حال میں ترجمہ اپنی میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ:-

اگر اس قسم کے الفاظ عوام کے رو پر دیا فوج کے سپاہیوں کے دہرو کہنا جرم ہے۔ تو میں جلسہ کے حاضرین کو اس جلسہ کی وساطت سے گورنمنٹ کو مطلع کر رہا ہوں۔ کہ میں نے اس جرم کا بار لا تعداد مرتبہ ارتکاب کیا ہے۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ کوئی نیا جرم نہیں ہے۔ میں نے ستمبر ۱۹۱۹ء میں اس کا عہد ارتکاب کیا تھا۔ اور میرا تو کیا ذکر ہے۔ انڈین کانگریس اس کا کلکتہ اور ناگپور کے اجلاسوں میں ارتکاب کر چکی ہے۔ اگر کانگریس کے کارکن یا خود میں اب تک فوج کے سپاہیوں کے پاس یہ کہنے کے لئے نہیں گیا۔ تو اس کی وجہ یہ نہ سمجھئے۔ کہ میں یا کارکنان کانگریس اس کا ارادہ نہیں رکھتے۔ بلکہ اسے ہماری مصروفیت یا ناقابلیت کی دلیل سمجھنا چاہئے۔ (دیکھیں ۲۔ اکتوبر)

ایسا صاف اور واضح بیان دینے والے کے متعلق گورنمنٹ کا خاموش رہنا اور علی برادران وغیرہ پر مقدمہ چلانا ایسا طرز عمل ہے۔ کہ جب تک

گورنمنٹ خود ہی اس کی وضاحت نہ کرے۔ سمجھنا مشکل ہے۔ کیا گورنمنٹ بتائیگی۔ کہ اس امتیاز کی کیا وجہ ہے اور کیوں مسٹر گاندھی اور علی برادران سے ایک سا سلوک نہیں رہا رکھا گیا۔

بات یہ ہے کہ جب کسی قوم کے لئے دن آتے ہیں تو وہی باتیں جو دوسروں کے لئے کسی خطرہ و نقصان کا باعث نہیں ہوتیں۔ اس کے لئے تباہ کن بن جاتی ہیں۔ کاش! مسلمان سوچیں۔ کہ کیوں وہی ذلت و ادوار۔ مشکلات اور مصائب کا ہرٹ بن رہے ہیں۔

انجارات کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ اگر ستر اور اپنی ناک کھانا بعض دیگر مقامات میں اسو جنس نکالے گئے ہیں۔ جنہیں کوٹ پتلون یعنی انگریزی لباس کہوں کو پہنا یا گیا۔ اس تصویر اعلان کے ہی معنی سمجھے جاسکتے ہیں۔ کہ یہ لباس گھوڑا ہے یا گدھوں کے پہننے کے قابل ہے۔ لیکن ہر دو سو فٹ میں جلوس نکالنے والوں نے انگریزوں کا تسخار اڑایا ہے۔ اور ان کو گدھے سے تشبیہ دیکر ان کے خلاف حقارت کا جذبہ پیدا کیا ہے۔ یہ حرکت اگر صرف ہندوؤں یا سکھوں سے سرزد ہوتی۔ تو اس قدر قابل گرفت نہ تھی۔ مگر دئے بر حال مسلمانان کہ پرانے شگون میں اپنی ناک کھائی۔ جوش میں اندھے ہو کر انگریزوں کو گدھا بنانے کی کوشش کی۔ مگر یہ نہ سوچا کہ "سفرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین وارث تخت محمدی حافظہ حرمین شریفین" کیا لباس پہنتے ہیں۔ اور آپ کے دربار میران پارلیمنٹ اور عساکر سلطانیہ کیا لباس زیب تن کرتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی نہ سوچا کہ مصطفیٰ اکمال پاشا اور انگریزوں کے فانیوں کے کیا لباس ہیں؟ پس مسلمان سوچیں کہ اگر انگریزی لباس پہننے والے گدھے میں تو یہ چوٹ کہاں ٹکے پہنچتی ہے۔ کیونکہ ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ سلطنتِ ترک میں بادشاہ سے لیکر ادنیٰ مزدور تک سب کوٹ پتلون۔ کھانگی اور بوٹ استعمال کرتے ہیں۔ جبکہ کھانا پینا سب میز کرسیوں پر چھڑی گٹھے سے سدا دل کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ یہ حرکت نہایت قسطنطنیہ کے

# خطبہ جمعہ مومن کا سفر

حضرت خلیفہ المسیح ثانی ایدہ اللہ عنہ

زمرہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

وہ آدمی جب آپس میں ملتے ہیں تو انہیں بہت کچھ آپس میں سننا سنانا ہوتا ہے۔ اسی قانون کے تحت مجھے آپ لوگوں سے بہت کچھ سننا اور سنانا ہے۔ مگر چونکہ کل ہی میں یہاں پہنچا ہوں اور پانچ روز کے متواتر سفر کے بعد کونٹ پر اس لئے میں زیادہ نہیں بول سکتا۔ مگر مختصر ایک بات بیان کرتا ہوں۔ جو سفر سے تعلق رکھتی ہے۔

انسان جن حالات سے گزرتا ہے ان کے مطابق مضامین بھی دماغ میں آتے ہیں۔ میں سفر سے آیا ہوں۔ اور سفر ہی کے متعلق حالات سناتا ہوں۔ لیکن وہ سفر دنیاوی نہیں اور نہ یہاں کا سفر ہے۔ اس سفر کا ذکر سورہ فاتحہ میں ہے۔ گو بہت میں جنہوں نے غور نہیں کیا حالانکہ وہ روزانہ پانچوں متعدد بار پڑھتے ہیں۔ کم از کم ۳۲ دفعہ اور زیادہ سے زیادہ چالیس چالیس بار پڑھتے ہیں۔ مگر کم میں اس سفر کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ جس کی طرف اس میں توجہ دلائی گئی ہے۔

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ سب کام کو چھوڑ کر تجارت کو صنایع صنعت کو مزدور مزدوری کو طالب علم سبق اور استاد پڑھانے کو چھوڑتا ہے اور وضو کرتا ہے۔ گویا منب کاموں سے قطع تعلق کرتا ہے۔ اور ایک خاص جگہ جاتا ہے۔ اور اپنے کانوں کی طرف اپنے ہاتھ لگا کر اپنے توجہ کو ایک خاص طرف لگاتا ہے۔ یعنی اپنے خدا سے اپنا معاملہ درست کرتا ہے۔ اور اظہار کرتا ہے کہ میں اس سفر پر جا رہا ہوں۔ اور یہ میرا مقام نہیں۔ بلکہ میں مسافر ہوں۔ کیا ایک سورہ فاتحہ کے پڑھنے والا ایسا نہیں کہتا کہ

اهدنا الصراط المستقیم میں مسافروں۔ اور اپنے گھر کی طرف جارہا ہوں۔ مجھے سید بارستہ بتایا جائے میرا گھر نہیں۔ بلکہ اور جگہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں غلطی سے ایسے رستہ پر چل پڑوں کہ گھر کی بجائے تاریکیوں کے گڑھوں میں پڑ جاؤں۔ پھر کہتا ہے صراط الذین انعمت علیہم ایک شخص آرام سے سفر کرتا ہے۔ مگر جس غرض کے لئے سفر کرتا ہے اس میں وہ کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ دوران سفر کے آرام کو کوئی نہیں دے سکتا۔ بلکہ سفر کے نتیجہ کو پہنچا۔

سفر مختلف افواض کے ماتحت لگے جاتے ہیں کوئی صحت کے لئے کوئی تجارت کے لئے کوئی ملازمت یا تعلیم کے لئے کوئی تبلیغ کیلئے وغیرہ اگر ان افواض میں سے کسی غرض کے لئے بھی سفر کیا گیا ہو اور وہ پوری نہ ہوئی ہو۔ تو گھر میں گھنا مصیبت ہو جاتا ہے۔ خالی ہاتھ سا فرود کہتا ہے کہ جب گھر جاؤں گا تو گھر والوں کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ یہ نکتہ ٹھکان کوٹ کے سٹیشن پر معلوم ہوا۔ وہاں ایک ہندو سٹیشن ماسٹر تھے۔ میں وہاں حضرت خلیفہ اول کے وقت میں صحت کی ہی غرض سے گیا تھا۔ اس سٹیشن ماسٹر کو شکار کا شوق تھا۔ ہندو ایک روہ بھی ہمارے ساتھ چل پڑا اسنے ایک فاختہ ماری۔ میں نے کہا کہ یہ وہی منافع جائیگی۔ اسنے کہا کہ نہیں اس میں کچھ حکمت ہے۔ کئی دفعہ انسان شکار کے لئے نکلتا ہے اور کوئی چوٹا یا بڑا شکار نہیں ملتا۔ چونکہ بچے گھر میں منتظر ہوتے ہیں۔ کہ ہم شکار لائینگے اس لئے جب واپس جاتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں کہ کیا لائے تو کچھ بھی پاس نہ ہونے کی صورت میں ان کے دل کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اس لئے میرا قاعدہ ہے کہ پیٹے کچھ نہ کچھ ضرور شکار کر لیتا ہوں تاکہ جب گھر جاؤں اور بچے پوچھیں تو ان کو کہہ دوں کہ یہ شکار چونکہ اس کو محض اپنے بچوں کی خوشی نہ نظر تھی۔ اس لئے یہ کہا مگر اس سے ہیں ایک نکتہ معلوم ہو گیا کہ ہم جو دنیا میں ایک حالت سفر میں ہیں۔ اگر ہم اپنے گھر میں خالی ہاتھ ہائیں تو ان لوگوں کو جو ہمارے منتظر ہیں ان کو کیسی مایوسی ہوگی۔ قرآن کریم میں آتا ہے املقنا بھم ذریتہم جو لوگ نیک کام کرینگے اس کی جزا ان کی اولاد کو بھی ملے گی۔

جس طرح سفر سے واپس آنے پر بچے گھر سے پوچھتے ہیں کیا لائے ہو وہاں ہی سوال ہو گا کہ ہم نے تو جو کچھ کرنا تھا کرچکے تھے۔ اب ہمیں امید تھی کہ ہمارا بیٹا بھائی بہن۔ خاوند ہمارے لئے کچھ لائینگے۔ جس سے ہمارے روحانی مارج میں ترقی ہوگی۔ اسلئے صرف مومن ہی نہیں کہتا کہ اهدنا الصراط المستقیم۔ کہ راستہ صاف اور سیدھے اور امن سے ختم ہو۔ کیونکہ گھر میں جلسہ پر ہی نہیں بوجھا جاتا کہ آپ کا سفر کیا ختم ہوا بلکہ سوال ہوتا ہے کیا لائے۔ اس لئے ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے صراط الذین انعمت علیہم ان لوگوں کی راہ پر چلا جو کچھ کما کر لائے۔ اور خالی ہاتھ اپنی منزل مقصود پر نہیں پہنچے۔ پھر بہت لوگ کہتے ہیں مگر یا تو راستہ گم کر دیتے ہیں۔ یا نعمت کو کھو دیتے ہیں۔ اس لئے سکھایا کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہ نہ تو ہم راستہ میں ہی بھٹک جائیں نہ ان انعامات کو ضائع کریں۔ لیکن بہت لوگ ہیں جو طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ اور بار بار اترار کرنے کے باوجود کہ ہم مسافر ہیں۔ اپنے آپ کو مسافر نہیں سمجھتے حالانکہ یہاں کا آرام کوئی چیز نہیں دراصل آرام اور راحت وہ ہے جو انجام کار ملتا ہے۔ جو شخص ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ اس دنیا کو مسافر خانہ کی بجائے اپنا گھر ہی سمجھتا ہے۔ اور اصل گھر کی فکر نہیں کرتا نہ یہ سوچتا ہے کہ وہاں کیا لیا جائیگا۔ وہ خسران اور حیران کے سوا کچھ نہیں پائے گا۔ راستہ کا آرام اچھی چیز ہے مگر یہی اصل چیز نہیں۔ مومن کو چاہئے کہ سورہ فاتحہ کو نہ نظر رکھے۔ وہ سید بارستہ ہی مانگے اور انعام یافتوں والا ہی ایسا ہو کہ وہ مغضوب علیہم اور ضل میں شامل ہو جائے۔ وہ نہ گم کردہ راہ ہو نہ انعام کو ضائع کرے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے۔ کہ آپ کے والد صاحب کا قاعدہ تھا کہ ایک موسم میں خاص مقدار میں غرابوں غلہ اور نقدی تقسیم کرتے ایک شخص بٹلے کا بھی آیا کرتا تھا اسکو اپنے ایک دفعہ چنے اور کچھ پیسے دے دے۔ وہ چنوں کا بڑا حصہ راستہ ہی میں ختم کر گیا۔ حالانکہ جو کچھ اس کو ملا تھا۔ وہ گھر کے لئے تھا۔

یہ مرت خیال کرو کہ چوبیس طرح یہاں غریبی سکھتی ہیں

# ایک احمدی بزرگ صحابی مسیح موعود کا انتقال

مولوی رئیس الدین صاحب ساکن ناگر گاؤں ضلع یمن سنگھ رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔  
 تمام احمدی جاعتوں سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب نہیں ہو جائے۔  
 مرحوم احمدی سلسلہ کے ادیبانہ انداز میں سے تھے۔ حضور اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ اپنے احمدی ہونے کا واقعہ جو مرحوم نے مجھے بتایا تھا۔ مختصر زبانوں ہے کہ آپ برہما کے ایک گاؤں میں پورے مائیں تھے اور اس گاؤں کی مسجد کے متولی بھی۔

اتفاقاً دو پنجابی سپاہی احمدی اس مسجد میں نماز کیلئے پہنچ گئے۔ بعد ازاں ان احمدی سپاہیوں نے امام مسجد اور متولی یعنی مرحوم مولوی رئیس الدین صاحب کو تبلیغ شروع کی۔ متولی صاحب کو غصہ آیا اور احمدی سپاہیوں کو دھکے دیکر مسجد سے نکال دیا۔ دوسرے روز دونوں احمدی سپاہی متولی صاحب کی پاس پہنچے اور بڑے ادب سے عرض کیا کہ جناب نے کل ہم کو بغیر کسی بات سے مسجد سے نکال دیا۔ ذرا یہ چند رسلے تو ملاحظہ فرمائیں متولی صاحب اور امام مسجد جو ایک دہائی مولوی تھے۔ دونوں جب وہ رسلے دیکھے تو دلائل سے بہت متاثر ہوئے متولی صاحب مولوی صاحب مذکور سے دلائل اور حوالہات کے متعلق پوچھتے جانتے تھے اور مولوی صاحب ان کی محنت کا اثر کرتے جانتے تھے۔ اس پر شوق پڑھا پھر اور کتابیں منگائیں اور مولوی صاحب کی مدد سے ملاحظہ کرتے رہے۔ آخر مولوی صاحب تو کہیں بھاگ گئے مگر متولی صاحب یعنی مرحوم مولوی رئیس الدین بیگم کناں اور بزرگ مسیح موعود میں قادیان حاضر ہو گئے اور چند روزہ دن قہام کر کے ان حضور مسیح موعود کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کر کے واپس وطن پہنچے اور ایک زمانہ تھا اور خاموش رہے۔ کہ اچانک مولانا سید عبدالواحد صاحب نے برہمن بڑے میں کھڑے ہو کر بشارت مسیح موعود کی صدا بلند کی۔ ان کا ایک شور مچ گیا۔ مرحوم مولوی رئیس الدین نے بی تبلیغ شروع کی اور خدا کے فضل سے اپنے گاؤں اور اسکے لوگ میں ایک اچھی جماعت قائم کر لی۔

ان ولعانت میں خدا کی قدرت کا ایک عجیب نفا رہا ہے کہ کس طرح دور دراز ملک کے ایک گاؤں میں خدا تعالیٰ نے ایک

ان کی بہت تعریف کی اور ان کی جماعت میں شامل ہوئے۔  
**ترقی جماعت کے اسباب**  
 میرے خیال میں اس جماعت کے ممبروں کی تعداد اس واسطے بڑھ رہی ہے کہ اس میں داخل ہونے والے کوئی پابندی اور قیود عملی نہیں لگائی جاتی اور باہمی برادرانہ ہمدردی کا بہت اظہار کیا جاتا ہے اس واسطے جو لوگ کہ پادریوں کی تنگ خیالی سے تنگ آچکے ہیں۔ اور مسیحی مذہب سے اندرونی طور پر ہلک پڑ کر آزادانہ خیال کے لوگ ہیں۔ وہ ایک ہمدردانہ سوسائٹی سمجھ کر اس میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ تعلقات کی زنجیریں انکو اس میں راسخ اور مقید کر دیتی ہیں۔ ایک عیسائی کو کہا جاتا ہے کہ بہائی ہونے کی واسطے عیسائیت چھوڑنا لازمی نہیں۔ آپ بیشک گرجے جایا کریں۔ نام تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں۔ بہائیوں کی فہرست نہیں شائع نہیں کی جاتی۔ صرف ایک ہفتہ وار جلسہ ہوتا جو ایت دار یا کسی اور دن کیا جاسکتا ہے۔ دنیا کے سیاسی اور تمدنی خیالات میں جو خیال عام مقبول ہو اسی کو بہائی جماعت کی رائے کے مطابق شائع کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آگے ایک سرکل میں شائع ہوا ہے۔

ترقی جماعت کے اسباب  
 فرقہ بہائی کے اصول یہ ہیں۔  
 کہ مرد و عورت کے حقوق مساوی ہیں۔  
 تعدد ازواج ناجائز ہے۔ ایک عورت چاہئے جنگ بالکل نہیں ہونی چاہئے۔ فیصلہ کے لئے میں الاموال کی کوڑھ ہونی چاہئے۔ ایک مرکزی زبان ہونی چاہئے۔ جو سب درست اس پر انبیاء خدا کے مظہر ہوتے ہیں۔ عیسائی بھی مظہر تھا۔ سب سے بڑا مظہر ہمارا خدا ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ جو دنیا پر لوگوں کو اچھی لگتی ہیں اور چونکہ داخلہ کے واسطے کوئی پابندی ضروری نہیں اس واسطے لوگ آسانی سے داخل ہو جاتے ہیں۔

تعداد امریکہ میں چار بہائی رسا ہیں۔ سب باہر ہیں قریب ایک تو چوٹی مولیٰ کتا میں اور سارے شائع ہو چکے ہیں قریب چار ہیں جن میں ہفتہ وار جلسہ ہوتے ہیں کل تعداد کوئی ہزار بتائی جاتی ہے۔ ابھی تک کوئی ٹیکہ پتہ نہیں۔ ولایت نام غرض صادق

تعداد امریکہ میں چار بہائی رسا ہیں۔ سب باہر ہیں قریب ایک تو چوٹی مولیٰ کتا میں اور سارے شائع ہو چکے ہیں قریب چار ہیں جن میں ہفتہ وار جلسہ ہوتے ہیں کل تعداد کوئی ہزار بتائی جاتی ہے۔ ابھی تک کوئی ٹیکہ پتہ نہیں۔ ولایت نام غرض صادق

گذرہ ہو جاتا ہے وہاں بھی ایسا ہی کریں گے۔ تنگی ترشی میں گذرہ کر لینگے۔ خدا تعالیٰ کے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں وہاں یا تو انعام یا فتور میں رہنا ہے یا شیطان کے ساتھ جہنم میں داخل ہونا ہے۔ لوگوں نے اعوان بنا رکھا تھا لیکن حضرت مسیح موعود نے وہ بھی نہ رہنے دیا بلکہ بتا دیا کہ وہ درمیانی درجے کے لوگوں کیلئے نہیں بلکہ بہت ہی اعلیٰ درجہ کے لوگوں کا مقام ہے اور جنت ہی اعلیٰ حصہ ہے۔ پس وہاں روکھی سوکھی دلوں کا گذرہ نہیں۔ ایک انسان وہاں یا تو خدا کا مہمان ہوگا۔ یا اسکو جیل میں رہنا ہوگا۔ حیرت کا مقام ہے کہ ایک شخص پچاس دفعہ کہتا ہے کہ میں مسافر ہوں اور ایک دفعہ بھی اسپر غور نہیں کرتا۔ کیا اسکی ہی مثال نہیں کہ وہ اپنے آپکے جھوٹ موٹ کہتا ہے کہ میں نوکر ہوں اور وہ کوئی نوکر نہیں کیا اسکا انجام اچھا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسپر غور کرنے اور عمل کرنے کی توفیق دے ہم اپنے آپ کو مسافر سمجھیں اور آخرت کے لئے کچھ کر لیں لہذا ہمیں خدا کے منصب سے بھیجیں۔

## بہائی مذہب امریکہ میں

ابتدا اس ملک میں بہائی مذہب کے خیالات ابتدا ایک تاجر نے پھیلانے۔ جو اصل ایرانی تھا اور شہر شکاگو میں اسکی تجارتی دکان تھی۔ اُس نے چند لیکچر دیئے اور کتا میں شائع کیں اور جن لوگوں کو اس کے خیالات پسندیدہ معلوم ہوئے انہوں نے دوسرے شہروں میں اسکے لیکچر کرائے۔ اور اس طرح رفتہ رفتہ ترقی ہوتی گئی۔ پھر سفیر ایرانی جو اس ملک میں آیا۔ اور اب تک ہے۔ اس کے ذریعہ سے بہائی جماعت کو بہت سی تقویت ملی اور کئی ایک ذی اثر متمدن لوگ اس جماعت میں داخل ہوئے۔ بہائی جماعت کے موجودہ لیڈر عبداللہ خود بھی اس ملک میں آئے۔ اور متفرق شہروں میں سکے دے مٹا ہوئے۔ لوگوں نے انکو وسیع الافلاک منسار۔ اور سب کا خیر خواہ اور مطابق چالی زمانہ سمجھ کر

# جواز سود کے لئے سنی کام

(۱۱)

اس سے بڑھ کر مسلمانوں کی اور کیا بد قسمتی ہو سکتی ہے کہ ان کے ذلت و ذبحیت سے نکلنے کے جو طریق بتائے اور پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ اسلام کے قطعاً خلاف ہونے کی وجہ سے دراصل اور زیادہ قرذات میں گرانے اور تباہ و برباد کرنے والے ہیں۔ اسی قسم کی ایک کوشش حال میں ایک صاحب سید طفیل احمد قاسم متوطن منگھور رانیہ سہارنپور نے ایک کتاب "مسئلہ سود اور مسلمانوں کا مستقبل" کے نام سے لکھ کر کی ہے۔ مصنف نے علاوہ قرآن کریم و احادیث و فقہاء کے اقوال کے موجودہ زمانہ کے بعض ایسے لوگوں کے اقوال سے بھی جان کے زعم میں علماء ہیں۔ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام میں سود جائز ہے۔ مگر کتاب کو تھوڑی سی گہری نظر سے دیکھنے والا بھی معلوم کر سکتا ہے کہ کس طرح انہوں نے قرآن کریم کی آیات کے معنی بدل کر اور احادیث کو ان کے منطوق سے پھیر کر مسئلہ سود کو جائز ٹھہرانے کی ناکام کوشش کی ہے۔

چونکہ یہ ایک نہایت خطرناک جرأت اور مسلمانوں کے لئے جو پہلے ہی بربادی کے کھائے پہنچ چکے ہیں۔ تباہ کن تحریک ہے۔ اس لئے تفصیل کے ساتھ اس کا رد کیا جاتا ہے۔ اگرچہ مضمون کسی قدر طویل ہو گیا ہے۔ جو کئی نمبروں میں ختم ہو گا۔ لیکن اس کی اہمیت تقاضی ہے کہ ناظرین غور سے پڑھیں۔

## کیا ابتداء اسلام سے مسئلہ سود غیر منقول رہا

مصنف اپنی کتاب کو حضرت عمر کے قول خیر ج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الدنيا وما مالنا عن الربا سے شروع کرتے ہوئے اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں ابتداء اسلام سے مسئلہ سود غیر منقول رہا۔ اور حضرت عمر جیسے جلیل القدر صحابی بھی اسکو نہ سمجھ سکے۔ اور باقی صحابہ

پر بھی یہ مسئلہ مشتبہ رہا۔ جس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیات ربا کے نزول کے فورا بعد فوت ہو گئے۔ .... مگر اس بات میں انکو سخت دھوکا لگا ہے۔ کہ حضرت عمر جیسا شخص بھی اس مسئلہ میں متردد رہا۔ اور باقی صحابہ پر بھی یہ مسئلہ واضح نہ ہوا۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل امور قابل توجہ ہیں:-

اول یہ ناممکن ہے کہ سود سے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بڑی سختی سے روکے۔ اور یہاں تک اس کے متعلق فرماؤ فاذا جازعوب من الله۔ اگر تم اس سے نہ بچو گے۔ تو خدا اور اس کے رسول سے رائے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مگر پھر بھی صحابہ پر یہ مسئلہ مشتبہ ہی رہا ہو۔ اور حضرت عمر جیسا جلیل القدر انسان بھی اس مسئلہ میں شک کرتے رہے ہوں

دوم۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کے نزول کے بعد حجۃ الوداع کیا۔ اور وہاں ایک خطبہ پڑھا جس میں فرمایا:- الاکل و البام من ربا الجاہلیۃ فمذموم لکم و ذم اموالکم لا تظلمون و لا تظلمون الا و ان کل دم من دم الجاہلیۃ مرموع و اول دم اضیع عنہا دم الحارث بن عبد المطلب ... قال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث مرات قل اللهم اشہد ثلاث مرات۔ کہ خبردار ہر ایک با جاہلیت کے ربامیں سے سو قوت ہے۔ تمہارے لئے صرف تمہارے اصلی مال میں۔ نہ تم ظلم کرو۔ اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے۔ خبردار ہر خون جاہلیت کے خونوں میں سے موقوف ہے۔ اور پہلا خون جس کو میں سو قوت کرتا ہوں وہ حارث بن عبد المطلب کا خون ہے پھر آپ نے فرمایا

کیا یہ پیغام پہنچا دیا ہے۔ تمام حاضرین نے کہا۔ ہاں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے تین دفعہ فرمایا اور تین ہی دفعہ صحابہ نے اقوال کیا پھر آپ نے فرمایا اے خدا تو اس امر پر شاہد رہ کہ میں نے یہ پیغام پہنچا دیا۔ یہ بھی تین دفعہ کہا۔ اب دیکھو اتنے بڑے شخص میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاف اور کھلے لفظوں میں اعلان فرماتے ہیں اور نہ صرف اعلان فرماتے ہیں۔ بلکہ حاضرین سے اس کا تین دفعہ اقرار بھی کراتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے

سید طفیل احمد صاحب کہتے ہیں۔ صحابہ میں یہ مسئلہ مشتبہ ہی رہا۔ میں کہتا ہوں۔ اگر صحابہ میں یہ مسئلہ مشتبہ تھا۔ تو کیوں انہوں نے تین دفعہ اقرار کرنے کی بجائے یہ نہ کہہ دیا۔ کہ یا رسول یہ مسئلہ بھی مشتبہ ہے طرہ یہ کہ مصنف صاحب یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا کہ آپ مسئلہ سود کو صحابہ میں واضح کر چکے۔ حالانکہ اس کے حل کرنے میں برسوں کی ضرورت نہ تھی۔ یہ تو فوراً سمجھایا جاسکتا تھا۔ سو ہزار ہا کے مجمع کو مخاطب کر کے رسول کریم کا فرمانا اور صحابہ کا تین دفعہ اقرار کرنا صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ صحابہ اس مسئلہ کو خوب سمجھ گئے تھے۔

سوم یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے متعلق استفہاتی کی ہے۔ کہ حدیث میں آتا ہے لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربا و مریک و مشاہدہ و کاتبہ۔ لعنت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کے کھانے والے اور کھلے ہوئے اور اس کے گواہ اور اس کے نگہ دار دینے والے پر۔ کیا اتنا زور ایک ایسی بات پر کیا۔ جس کے جائز و ناجائز ہونے کا تصفیہ ہی نہیں ہوا تھا۔

چہارم یہ کہ ابتداء اسلام سے صحابہ کا طرز عمل ترک سود رہا ہے۔ اگر اشتباہ ہوتا۔ تو کبھی سود لینے کی صورت اختیار کرنے اور کبھی دوسری۔ مگر صحابہ کا اور تمام صحابہ کا علی الدوام ترک سود پر عمل اس بات کی دلیل ہے۔ کہ صحابہ کو اس میں کبھی شک کا اشتباہ نہ تھا۔

پنجم یہ کہ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ عن ابن جندب ر عن قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایت الملیۃ رجلین ایتانی فاحرجانی الی ارض مقدسۃ فانطلقنا حتی ایتینا علی ثور من دم فیه رجل قائم و علی وسط الثور رجل بین یدیه حجاب فاقبل الرجل الذی فی الثور فاذا بالذی ان عجزہ رمی الرجل بحجر فی فیه فیرجع کما کان فقلت

# آٹے کے متعلق اعلان

اخبار الفضل مورخہ ۲۹ د ۱۵ کے پرچہ

میں آٹے کے وعدے درج کر چکا ہوں۔ اب بقیہ وعدے جو مورخہ ۲۰ تک ملتے معلوم ہو چکے ہیں۔ درج کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی تمام احباب کی خدمت میں یہ گزارش کرتا ہوں۔ کہ جس وقت آٹے کے متعلق پہلا اعلان ہوا تھا۔ اس وقت آٹے کا بھاؤ ۵ مار فی روپیہ تھا۔ اس لئے ایک سو کی قیمت آٹہ روپیہ اندازہ کی گئی۔ اور ہر صاحب جنہوں نے آٹہ روپیہ ارسال کئے۔ ان کی طرف سے ایک حصہ کا اعلان کیا گیا۔ مگر اس وقت بھاؤ بڑھنے چار مار فی روپیہ ہے۔ یعنی پونے گیارہ روپیہ فی من بھاؤ ہے۔ اس لئے ۶۰۰ من آٹہ پر کم سے کم چھ ہزار چار سو روپیہ خرچ آویگا۔ اس صاحب کے آج کی خدمت کے وعدے ملا کر بھی ابھی آٹے لے لئے ایک ہزار روپیہ کئے اور وعدے درکار ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب پوری توجہ فرما کر آٹے کی رقم پوری فرمادیتے۔ اور علاوہ اجر و ثواب کے حضرت اللہ تعالیٰ سے بھی مستفید ہونگے۔ میں احباب کے خطوط کا منتظر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے احباب کے دلوں میں وسعت اور مالوں میں برکت عطا فرمائے آمین ثم آمین

سید محمد اسحاق - افسر حلبہ سالانہ

نام و درجہ کنندہ	کیفیت
منشی محمد عیسیٰ صاحب	۲
میر سلطان احمد صاحب	۲
منشی کبر علی صاحب	۲
منشی محمد بن احمد صاحب	۱

ماہذا فقال الذی رایته فی النحر اکل الربا شتم یہ کہ قرآن شریف میں صاف طور پر آیا ہے۔ یلایہا الذی انما الاکل الربا صنعہا فاصفایا ہفتہ۔ اسے نہ تو آٹہ تم سود بڑھ چڑھ کر نہ کھاؤ

میں نہیں سمجھ سکتا کہ ان میں دکان کے بٹے بٹے کس طرح کوئی کہہ سکتا ہے کہ سود عیسا میں مشتبہ تھا باقی رہا حضرت عمرؓ قول۔ اس کے معنی تو یہ ہیں کہ سود کا مسئلہ ایسا واضح اور روشن تھا کہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق مزید پوچھنے کی حاجت نہ رہی۔ چنانچہ ابن ماجہ میں آپ کا قول اس طرح درج ہے۔ ان انوما نزلت آیتہ الربا وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض ولہم لیفسر لنا فدعوا الربا والربوبۃ یعنی حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ آخری آیت جو آری تو وہ ربائی تھی اور رسول اللہ وفات پا گئے۔ مگر ہمارے لئے تفسیر نہیں کی۔ تم ربا اور شرک کو چھوڑ دو۔ اگر اس کے معنی ہوتے کہ ہم کو ربا کا اچھی طرح علم نہیں تھا تو یہ کس طرح وہ کہہ سکتے تھے کہ تم جو چھوڑ دو بلکہ ان کا یہ کہنا صاف بتلاتا ہے کہ یہ اولکلمہ ایسے وضع ہو گئے تھے کہ اور تفسیر کی حاجت ہی نہیں رہی تھی۔ چنانچہ انہی معنوں کی تصدیق صاحب مجمع بحار اللہ دارمی کے تاویز پر ہوتی ہے۔ ان انوما نزلت آیتہ الربا فدعوا الربا والربوبۃ وہی الذین یا کلون الربا یا یقومون الا کما یقوم الذی یحبطہ الشیطان آلیۃ فہی غیر منسوخۃ ولا مشتبہۃ فلذا لم یفسر لنا البی صلعم فانکرنا الحیلۃ فی حلھا و ہی المراد بالربوبۃ (ترجمہ) تحقیق آخری آیت جو آری۔ تو وہ سود کی آیت تھی۔ پس چھوڑ دو سود کو اور شرک کو اور وہ آیت یہ ہے۔ کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوتے۔ مگر اس شخص کے کھڑے ہونے کی طرح جس کو کہ شیطان بخوبی گواہ کر دیتا ہے۔ یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا اشتباہ ہے۔ پس سوچو کہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکی ہمارے تفسیر نہیں کی۔ پس تم سود کے حلال کرنے میں حیلہ بازی کو چھوڑ دو ورنہ یہی شرک کے مراد ہے۔

مصنف کتاب مذکور نے روایت کی تاہم میں سود کا مسئلہ مشتبہ نہ ہے۔ یہ بھی بخلاف ہے۔ آیات ربوہ کے فودن کے بعد رسول کی فوت ہو گئی۔ میں پوچھتا ہوں کہ فودن تو تقریباً آپ بیمار ہی پر

منشی ہدایت اللہ صاحب	۵	تقرر
منشی ماکر خان صاحب	۵	میدان
منشی محمد غوث صاحب	۵	سنگھ
منشی عبد الحمید صاحب	۱۰	نعم
منشی عبد الرحمان صاحب	۲۰	اشد
منشی فضل کریم صاحب	۲	سے
منشی عبد العلی صاحب	۵	سعد
منشی محمد الدین صاحب	۹	سعد
منشی اسد علی صاحب	۲	سے
منشی شاد احمد صاحب	۵	سعد
منشی سعادت علی صاحب	۵	سعد
منشی جعفر صاحب	۱	سے
منشی خالد بیگ صاحب	۱	سے
منشی فاضل الدین صاحب	۱	سے
منشی عبدالغفور صاحب	۳	سے
منشی قاضی عبدالکیم صاحب	۱	سے
منشی عبدالرحیم صاحب	۲	سے
منشی حسین صاحب	۱	سے
منشی فضل حق صاحب	۱	سے
منشی محمد شریف صاحب	۲	سے
منشی حکیم غلام غوث صاحب	۳	سے
منشی شاد غلام صاحب	۱	سے
منشی شیخ محمد حسین صاحب	۲	سے
منشی ڈاکٹر کریم صاحب	۵	سے
منشی شری محمد عبداللہ صاحب	۱	سے
منشی ملک عزیز احمد صاحب	۱	سے
منشی فخر الدین صاحب	۱	سے
منشی رفیع الرحمن صاحب	۱	سے
منشی جماعت قلم و مداد	۲	سے
منشی دوشی اصمت زبان صاحب	۳	سے
منشی رفیع الرحمن صاحب	۱	سے
منشی ناصر خیر الدین صاحب	۲	سے
منشی ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب	۱	سے
منشی مولوی غلام رسول صاحب	۱	سے

پہلے نسخہ دیکھیں

پہلے نسخہ دیکھیں

پہلے نسخہ دیکھیں

پہلے نسخہ دیکھیں

۱۳۰۱۲  
 مشین کو نابالغ بچہ چلا سکتا ہے  
 مشین ایک ریجنی سیلون  
 تیار ہو سکتی  
 میں چمڑے  
 فکرو مضبوط  
 وزن شہر ویرا میر ہراہ مشین  
 دو عدد چھلنیاں -  
 اس مشین کو زیر سوال و جواب  
 قسطنطین عبد الرحیم

اس کارخانہ کا ساختہ پتیلی سرودہ انبی مضبوطی نقش و نگاری  
اور انوکھی وضع قطع کی خاطر خاص شہرت و پسندیدگی حاصل  
کر چکا ہے۔ اس میں دھار کا لونا نہایت پختہ مضبوط تیز اور  
چمکدار لگایا جانے کے علاوہ خوشنما جھراؤ نقش و نگار سے  
آراستہ اور ایسا خوشنما سبک نفیس اور چمکدار ہوتا ہے کہ دیکھنے والے  
فورا طبیعت خوش ہو جاتی ہے اصلی ڈھری گوں خوبصورت اور  
سادہ ہے۔ دوست احباب کیلئے کار آمد تحفہ ہے ضرورتاً  
دیگر سرودی میں دمہ حصول ڈاک بذریعہ خریدار المستحق  
شیخ محمد علی الدین خولہ صورت سرودہ فیکٹری پالی پت

یہ نسخہ حضرت سید مرثد کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بید  
مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی بھڑاڑ ہے۔ میرے والد صاحب  
نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے  
کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے۔ بلکہ مینے مرض نفروز  
میں جس مریض کو استعمال کرایا شفا یاب ہوا اس لئے کہ سو کم کیسہ گریسا  
اجباب کے ٹھہرنی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آدیں۔ صرف ایک  
کلی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی  
ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ مع محصور لاک سہارہ المشرہ

افضل محمد غزنوی ٹول قادیان۔ پنجاب

رقم	نام و عدد کتب	رقم	کیفیت	رقم	نام و عدد کتب	رقم	کیفیت
۳۹	ڈاکٹر یعقوب خان	۱	مستند	۴۱	ای عبد القادر صاحب	۱	مستند
۴۰	سیاح قدرت صاحب	۲	مستند	۴۲	ایم بیل مرید صاحب	۱	مستند
۴۱	جمال الدین پشاور	۵	مستند	۴۳	چوہدری مبارک صاحب	۱	مستند
۴۲	شیخ فخر الدین شاہ	۱	مستند	۴۴	حکیم محمد قاسم صاحب	۱	مستند
۴۳	مولوی محمد الدین صاحب	۱	مستند	۴۵	ڈاکٹر محمد علی صاحب	۲	مستند
۴۴	مولوی عبد الحلیم صاحب	۱	مستند	۴۶	جمال احمد صاحب	۲۸	مستند
۴۵	جمال دو لہاں	۳	مستند	۴۷	جمال محمد نور صاحب	۶	مستند
۴۶	فضل کریم صاحب	۱	مستند	۴۸	جمال شاد صاحب	۲	مستند
۴۷	سید محمد عقیل صاحب	۲	مستند	۴۹	جمال امیر صاحب	۱	مستند
۴۸	محمد علی الدین صاحب	۲	مستند	۵۰	عبد الغفور صاحب	۱	مستند
۴۹	منشی عبد الکریم صاحب	۲	مستند	۵۱	منشی فضل احمد صاحب	۵	مستند
۵۰	خواجہ محمد حیات صاحب	۱	مستند	۵۲	ابوبکر صاحب	۱	مستند
۵۱	شیخ الدین صاحب	۱	مستند	۵۳	ابوبکر صاحب	۱	مستند
۵۲	ڈاکٹر امیر الدین صاحب	۱	مستند	۵۴	چوہدری نظام صاحب	۱	مستند
۵۳	ڈاکٹر محمد حسین صاحب	۱	مستند	۵۵	چوہدری محمد صاحب	۱	مستند
۵۴	جمال احمد صاحب	۳	مستند	۵۶	چوہدری سلیمان صاحب	۱	مستند
۵۵	شیخ سوداگر صاحب	۲	مستند	۵۷	چوہدری سلیمان صاحب	۱	مستند
۵۶	شیخ الدین صاحب	۱	مستند	۵۸	چوہدری سلیمان صاحب	۱	مستند
۵۷	شیخ جراح الدین صاحب	۱	مستند	۵۹	چوہدری سلیمان صاحب	۱	مستند
۵۸	سیاح شہاب الدین صاحب	۱	مستند	۶۰	چوہدری سلیمان صاحب	۱	مستند
۵۹	سید عبد الجبار صاحب	۲	مستند	۶۱	مولوی عبد العزیز صاحب	۱	مستند
۶۰	حکیم بیگم صاحب	۱	مستند	۶۲	منشی عبد القیوم صاحب	۱	مستند
۶۱	بابو دلچسپ صاحب	۱	مستند	۶۳	شیخ امیر الدین صاحب	۱	مستند
۶۲	منشی عبد الکریم صاحب	۱	مستند	۶۴	ملک کریم بخش صاحب	۱	مستند
۶۳	منشی قلی الدین صاحب	۲	مستند	۶۵	انجمن دزیرستان	۱۲	مستند
۶۴	سید محمد بانہ صاحب	۱	مستند	۶۶	ڈاکٹر فضل کریم صاحب	۲	مستند
۶۵	منشی محمد خان صاحب	۱	مستند	۶۷	بابو دھرم صاحب	۲	مستند
۶۶	جمال سہارن صاحب	۱	مستند	۶۸	سید فیاض الدین صاحب	۱	مستند
۶۷	بابو عبد العزیز صاحب	۱	مستند	۶۹	منشی یعقوب علی صاحب	۱	مستند
۶۸	منشی محمد اسلم صاحب	۱	مستند	۷۰	منشی یعقوب علی صاحب	۱	مستند
۶۹	محمد عبد الدین صاحب	۱	مستند				
۷۰	محمد شفیع صاحب	۲	مستند				

میزان ۲۸۷ حصص یعنی دو ہزار دو سو نوے روپیہ



صحیح بخاری صحیح الکتاب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی

ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی

کئی کئی ناموں سے نا تمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں عن فلاں

کی ترتیب کتاب کو اور بھی طویل کر دیا جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی

ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین

بن مبارک نے بیدری سے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی

ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علما

عرب شام نے مصنف کو اسکی سندیں عطا فرمائیں اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اور دو ترجمہ اعلیٰ ڈگری کاغذ پر

چھاپا گیا ہے جسے دیکھ کر کیا بے نیوک و حیرت ہو جاتی ہے کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب؟ عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے

تاجم سواپا نسو صفحہ ۸۰ مولوی فیروز الدین انیسویں سال لاہور تحصیل کٹرہ ولایت کے نام آئی چائیں قیمت صمدہ محصول ۸

تمام فوائد

## نارتھ ویسٹرن ریلوے

### اعلان

یکم جنوری ۱۹۳۲ء سے اول دسمبر ۱۹۳۱ء کے مسافروں سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل شرح کے حساب سے کرایہ لیا جاویگا۔

۲۴ پائی فی میل کے حساب سے	پہلے ۳۰ میل کے واسطے	درجہ اول
۱۸ پائی فی میل کے حساب سے	ہر زائد فاصلہ کے واسطے	درجہ اول
۱۲ پائی فی میل کے حساب سے	پہلے ۳۰ میل کے واسطے	درجہ دوم
۹ پائی فی میل کے حساب سے	ہر زائد فاصلہ کے واسطے	درجہ دوم

(ٹو اک گاڑیوں میں لاہور اور دہلی کے مابین)

۶ پائی فی میل کے حساب سے	پہلے ۳۰ میل کے واسطے	درمیانہ درجہ
۲۶ پائی فی میل کے حساب سے	ہر زائد فاصلہ کے واسطے	درمیانہ درجہ

باقی تمام دوسری پتھر گاڑیوں میں جیسا کہ آجکل کر رہی لیا جاتا ہے۔

دیر۔ لنچ بولتھ صاحب بہادر  
ڈسٹرکٹ منیجر  
لاہور  
مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۳۱ء

## لاحی احمدی ایجنسی ضرورت

ہم کو اپنے ذم کے لئے ایسے پار لائن ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو اپنے کام میں خوب ہوشیار ہوں۔ شرط یہ ہے کہ وہ اصلوی ہوں۔ تصدیق کیلئے اپنی جماعت کے سکریٹری سے تحریر کرائیں۔ کیسٹن وغیرہ بذریعہ خط و کتابت پتہ ذیل پر ملے کریں۔

شیخ الہی بخش رحیم بخش احمدی تاجران کتب  
محاشاہ کتب لاہور

## المخطوبہ

معزز اراکین خاندان کی فرم کی پندرہ سالہ تعلیم یافتہ سلیقہ شعار مادر خانہ داری سے لکھی و اتھ ہے روکا معزز اراکین خاندان نیک و بندار۔ برسر روزگار ہو کم از کم انٹرنس پاس ہو۔ صاحب جائداد بھی ہو۔ عمر ۲۰-۲۱ سال خط و کتابت ہو۔

سکرٹری صیفہ تبلیغ فیروز شہر

# ہندوستان کی خبریں

مالا بار کے ہندوؤں کو کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے کانگریسی اسناد یہ فیصلہ کیا ہے کہ موبوں کے ہندو مالابار میں جن ہندوؤں کو مالی نقصانات اٹھانا پڑے ہیں ان کی پچاس ہزار روپیہ سے امداد کی جائے۔

کلکتہ سہراکتوبر کا دوم کے مقام پر عیسائیوں پر حملہ پانچ موبوں نے عیسائیوں پر حملہ کیا۔ عیسائی مارا گیا پانچ زخمی ہوئے۔

ایک شیعہ مولوی آل انڈیا شیعہ کانفرنس مہنڈو کی تقریر ضبط صدر مرزا محمد رحیم شاہی صدارتی تقریر پر مشتمل مہنڈو ضبط کئے گئے۔

دولور میں شین سرزمی جی مارا اور ایس۔ ای سپرکٹ گئے ڈینس جی۔ آئی۔ پی۔ ریوے کے مقدمہ قتل میں عزم تھے۔ آئی کورٹ میں شین سپرکٹ گئے۔

اخبار زمیندار کے حکومت پنجاب نے زیر قانون مطابق پرچے ضبط ۵۰ رگست سٹاک کے روزانہ زمیندار کے تمام پرچے ضبط کر لئے جانے کا حکم دیا ہے جس میں علی و کا متعلقہ قتلے شائع کیا گیا ہے۔

ایک سو سولہ دہلی پولیس نے ایک سو سولہ اشخاص کو اشخاص گرفتار قتل دلازمہ کی جرائم میں گرفتار کیا ان کے خلاف ۱۷۲ مقدمات دائر کئے گئے ہیں۔

بمبئی میں لیڈروں کلکتہ ۳۰ اکتوبر ستر گاندھی نے کی خاص کانفرنس ہرموب سے کانگریس کے چند مشہور اور سرکردہ کارکنوں کو بمبئی میں ایک خاص اور خصوصی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے بلایا تھا یہ کانفرنس ۳۰ اکتوبر کو ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس میں گزشتہ گرفتاریوں اور کراچی کے مقدمہ سے جو حالت پیدا ہوئی ہے اس سے عدم تعاون کا پروگرام تبدیل کرنے کی ضرورت پر غور کیا گیا۔

ہندوستان میں جاپانی مدراس سہراکتوبر کرشن میوٹک سوہاگروں کا وفد کی طرف سے جاپانی اسوکار

ہندوستان آئے ہوئے ہیں تاکہ ہندوستان میں جاپان کی صنعت کو فروغ دینے پر غور کیا جائے۔ اب یہ مدراس میں مقیم ہیں۔

آسٹریلیا کی آسٹریلیا سے گندم ہندوستان پہنچ گندم آگئی گئی ہے اس کے نمونہ ڈائریکٹر زراعت کے دفتر متعلق پنجاب سول سکرٹریٹ کے دفتر متعلق جمعیتہ العلماء ہند کا زیر صدارت مولوی ابوالکلام صاحب تیسرا سالانہ جلسہ آنا دہ ۲۸ اکتوبر لاہور میں منعقد ہوگا۔

ایک گوردوارے پر پنجاب گورنمنٹ کا ایک اعلان سکھوں کا جبراً قبضہ منظر ہے کہ سکھوں کی ایک پارٹی نے منع گوردواروں میں ایک گوردوارے پر جبراً قبضہ کر لیا ہے۔ اس واقعے متعلق تحقیق ہو رہی ہے گورنمنٹ کو جو گوردواروں کے فیڈیوں کو مشروط کرنے کی توقع تھی۔

اس میں سے باہر ہوئی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت تک کہ گوردواروں میں گوردوارے پر جبراً قبضہ کے واقعات صاف طور پر ظاہر نہیں ہوتے ان فیڈیوں کے متعلق فوراً کوئی فیصلہ کیا جائے۔

کانگریس کمیٹی کے سرگاندھی کے اس اخبار کے عہد داروں کا استعفیٰ بموجب کہ پریش کرنا دے دے دے کانگریس کمیٹی کے عہدے دار نہیں رہ سکتے۔ باواگھل چندوت پرسیڈنٹ اور تمام ممبران پراکانگریس کمیٹی استعفیٰ ہو گئے ہیں۔ دیگر اضلاع میں بھی اسی قسم کے استعفیٰ گزریں گے۔ لاہور میں ستر اندھاں سنگھ اور ملک لال خاں کیلئے زبان بندی تاریخ ۱۰ اکتوبر بروز دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری زبان بندی کے احکام جاری ہو گئے ہیں جسکی بنا پر یہ لوگ دوسرے تک ضلع لاہور میں تقریر نہیں کر سکیں گے۔

پچاس حامیان عدم تعاون بمبئی ۵ اکتوبر تحریک عدم تعاون کا اعلان تعاون کے پچاس لیڈروں کے دھتھوں سے ایک اعلان شائع ہوا جس میں ستر گاندھی لالہ راجپت رائے۔ مولوی عبدالباری۔ مولوی ابوالکلام آزاد پنڈت موتی لال نہرو۔ ستر سٹوگس ڈانگرنیا سیٹھ جیوٹانی سیٹھ یعقوب حسن۔ ستر سرد جیوٹانی نیرو وغیرہ کے بھی خطا ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ علی برادران کی گرفتاری کے متعلق

گورنمنٹ بمبئی نے اپنے سرکاری اعلان میں ہندوستان کی ہیں۔ ان پر غور کر کے ہم اپنی افرادی اور شخصی جان سے یہ اعلان کرتے ہیں۔ یہ ہمارا قتلے کی خفیہ ہے کہ ہمارا ڈاک اپنی یہ راستے ظاہر کریں۔ کہ کسی شہری کانگریسٹ کی سول یا فوجی ملازمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرے۔ باسی سول یا فوجی محکمے میں ملازم رہنا۔ مناسب ہے یا نہیں اور ہماری رائے میں ہر ایک ہندوستانی کی قومی شان سے یہ خلاف ہے کہ وہ ایک سوین یا باغیہ میں ایک فوجی سپاہی کے طور پر گورنمنٹ کی خدمت سر انجام دے اس سے آگے اپنی رائے کے جوات پیش کر کے آخر میں یہ لکھا ہے کہ ہماری رائے میں ہر ایک ہندوستانی سپاہی اور سولین کا یہ فرض ہے۔ وہ گورنمنٹ سے قطع تعلق کر کے اپنی سبب وفات لیتے۔ ان کی اور ذرائع تلاش کرے۔

لاہور سہنا خط۔ ۵ اکتوبر۔ ہراسنی مار ڈسٹیا شمس میں اور سیڈی۔ نہہ راج شمس پہنچ گئے ہیں۔

امریکہ کی گندم پنجاب گورنمنٹ کو معلوم ہوا ہے کہ کراچی میں ۳۰ ستمبر کو امریکہ کی گندم کے متعلق معاہدے ہوئے تھے۔ جو کراچی میں دی جانی تھی۔ ایک جہاز سان فانس کو سے کراچی پہنچے گا۔ اور ۷ روپیہ ہر ہر دخت ہوگی۔ اس کے یہ متعنے ہیں کہ یہ امریکہ کی گندم ۷ روپیہ ۹ روپیہ لاہور مل سکیگی۔

لنکا پرنس آف ولیمز کو سبھوہراکتوبر معلوم ہوا کہ پرنس آف ولیمز کے لنگا پرنس آف ولیمز کی سیاحت پر ۲ لاکھ روپیہ خرچ کرے گا۔ ایک لاکھ روپیہ تو ملے ہوں گے بازو پری خرچ آجائے گا۔

موبوں نے ایک ہندو کالی کٹ ۳۰ اکتوبر شری کی کھال اتروادی اراد میں موبوں کی کارروائیاں ستر انتہا کو پہنچ گئی ہیں۔ ایک ہندو کی اس جرم میں کھال اتروادی گئی کہ اس نے سرکاری فوجوں کو دھوکہ دیا کیا تھا۔ ہندوؤں کے طائفان کا خون تریخ کے جاری ہیں۔ یا انہیں زبردستی مسلمان کیا جاتا ہے۔ پناہ گزین ملاپورم بخیری وغیرہ مقامات کو ہزاروں کی تعداد میں بھاگے جا رہے ہیں۔

# غیم مالک کی خبریں

ہندوؤں اور وفادار کالی کٹ ۳۰ اکتوبر کو سرکٹ کے سربراہ  
موبیلوں کے سرکٹ کے سربراہ کا ایک اعلان مقرر ہے کہ خود کے  
پناہ گزینوں نے اطلاع دی ہے کہ باغیوں نے پچاس ہندوؤں  
کے گھر جلا دیے۔ اور ۳۰ ہندوؤں اور دو وفادار موبیلوں  
کے سرکٹ کو گنوٹس میں ڈال دئے گئے۔ موبیلوں کا یہ قصود  
تھا کہ انہوں نے سرکاری فوجوں کو مدد دی۔

**جیلپور میں ہلیک** جیلپور ۲۴ اکتوبر طاعون کا بہت زور  
ہے۔ گزشتہ چند دنوں میں بہت سی  
اموات ہوئیں۔

ہندوستان کی انڈین پولیس سروس شملہ ۵ اکتوبر کو رنٹ نچا  
کیلئے مقابلہ کا امتحان سندھ دہلی سرکاری اعلان خلاف  
کیا ہے۔ ہندوستان کی انڈین پولیس سروس میں براہ راست  
بھرتی کے لئے ۵۰۰۰ ستمبر ۱۹۳۱ء کے قریب ہندوؤں میں  
مقابلہ کا امتحان ہو گا اس امتحان میں شریک ہونے کے خوا  
ہے۔ درخواستیں طلب کی جاتی ہیں۔ امتحان میں شامل ہونے والے  
امیدواروں کی عمر ۲۱ اگست ۱۹۳۱ء تک ۲۱ سال سے  
کم یا ۲۴ سال سے زیادہ نہ ہونی چاہئے۔ اس قاعدے  
میں خاص صورتوں میں ان امیدواروں کی صورت میں نرمی  
برتی جائیگی کہ جو ۲۱ سال سے کم لیکن ۱۹ سال سے کم نہ ہوں  
معمولی قابلیت جو درکار ہوگی۔ وہ صرف ایک ڈگری ہے۔  
امتحان کا پراسپیکٹس مطبوعہ فارم پر درخواست کرنے سے  
امیدواروں کا ارادہ رکھنے والوں کو انسپکٹر جنرل پولیس سے  
درستیا ہو سکتا ہے۔

**مہاجر تباہی کا مقدمہ جیلپور** ۲۴ اکتوبر  
ملزم کے منہ پر تھپڑ لگوائے مہاجر تباہی کا مقدمہ  
زیر عدالت ۱۲۴ (الف) ۱۵۳ (الف) آج عدالت میں پیش ہوا  
ملزم نے کسی گواہ پر جرح کی نہ صفائی پیش کی جسٹریٹ نے  
ملزم کو دو دفعہ کانسیل سے تھپڑ لگوائے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ  
ملزم نے عدالت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ تقریر کے  
نوٹوں میں اردو انگریزی کے ترجمے میں اختلاف ہے۔ عدالت  
نے کہا تم وہاں ہیات کو اس کرتے ہو۔ سنا ہے اس کے جواب  
میں ملزم نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ ہی ایسا کر رہے ہیں  
سر باسور تھ متھے گورنمنٹ آن انڈیا لوٹ میں یہ اعلان شائع  
مستغنی ہو جائیگا ہو گیا ہے کہ سر باسور تھ متھے کو ۱۱ اکتوبر کو

زم آت پر سترنے حیف میں بندر گاہ کا کام پائیہ تکمیل تک  
پہنچانے کے لئے ٹھیکہ لیا ہے۔ جس پر ایک کروڑ پونڈ  
صرف ہوں گے۔ مذکورہ کمپنی یہ رقم حکومت فلسطین کو  
قرض کے طور پر دے گی۔

کمپنی کو بہت سی مراعات دی جائیگی۔ اسپیس کو یہ کام  
چار سال میں ختم ہو جائیگا۔ اور ساحل شام پر حیف ایک  
نہایت ممتاز بندر گاہ کے طور پر مشہور ہو جائیگا۔

امریکہ میں ۴۰ واشنگٹن کی اعداد و شمار کی کمپنی کا  
لاکھ بیس کار اندازہ ہے۔ کہ امریکہ میں بیکاروں  
کی تعداد ۳۵ اور ۴۰ لاکھ کے درمیان ہے۔

چین میں شنگائی ۳۰ ستمبر چین میں خانہ جنگی بدستور  
خانہ جنگی جاری ہے۔ ایوانگ میں ۵۰ ہزار زنجواری  
اسپے صوبہ کی خود مختاری کے لئے لڑ رہے ہیں۔ زنجواری  
غیر ملکی جہازوں پر بلا امتیاز گولہ باری کر رہے ہیں۔ غیر ملکی  
تجارت کو نقصان پہنچا ہے مگر کوئی نقصان جان واقع  
نہیں ہوا۔

برگن لینڈ کی لندن ۳۰ ستمبر کونٹ ٹریڈرک سابق  
خود مختاری کا اعلان وزیر اعلیٰ ہنگری نے جو سابق و  
مزدول شہنشاہ کارل کا بڑا طرفدار ہے برگن لینڈ کی خود مختاری  
کا اعلان کر دیا ہے۔ برگن لینڈ کے متعلق آسٹریا ہنگری کا  
جھگڑا تھا۔ اتحادیوں نے ہنگری کو الیٹیم بھیجا اور کونٹ  
نے آزادی کا اعلان کر دیا اتحادی حلقوں میں بہت تشویش  
پیدا ہو گئی ہے۔ اور ایک جنگ کے آثار پیدا ہو گئے ہیں

باکو میں مسلمانوں لندن ۲۸ ستمبر یوٹو کا بیان ہے  
کی گرفتاری کو سلم اتحاد پارٹی کے صدر کریٹک  
کو اس پارٹی کے چالیس آدمیوں کے ساتھ باکو کے باشندے  
حکام کے حکم سے گرفتار کر لیا گیا اور اسکو جیل میں ڈال  
دیا گیا ہے۔

جرمنی سے اقتصادی لندن ۲۹ ستمبر جرمنی کے  
پابندیوں کی فسخی خلاف کئی ماہ ہوتے جو  
اقتصادی پابندیاں لگائی گئی تھیں۔ اور جن کے رو سے  
اتحادیوں نے جرمنی کے حکم حصول پر قبضہ کر لیا تھا  
وہ اب منسوخ کر دی گئی ہیں۔

جہازوں جہازوں ۳۰ ستمبر سات ہوائی جہاز  
کی تباہی اور ۳۰ جہاز گاہ میں الفا فائل  
لگ جانے سے تباہ ہو گئے۔

باکو پر گولہ باری لندن ۳۰ اکتوبر لندن میں محکمہ اطلاعات  
آذربائیجان سے معلوم ہوتا ہے کہ بالشویک سپاہیوں اور  
مسلمان باکو میں سخت لڑائی ہوئی۔ جس سے ہزار آدمی  
مارے گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آذربائیجان میں ہندو  
نے قومی علم بلند کیا جس پر کہا تھا "آزادی یا موت"  
اس موقع پر کچھ خندیں جو بالشویک جنگی جہاز تھے۔  
انہوں نے شہر پر گولہ باری کی۔ آذربائیجان کا سرخ دستہ  
معدوں سے مل گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بالشویک  
نے سلسلہ گفت و شنید جاری کیا ہے۔

یونانی کمالیوں کے پاس لندن ۳۰ ستمبر یونانی  
مصلحت کیلئے چلنے میں کو نہایت معتبر ذریعہ  
معلوم ہوا ہے۔ کہ یونانی مصلحت کی غرض سے کمالیوں  
کے پاس جارہے ہیں۔

کمال پاشا کا براہ راست امید کی جاتی ہے  
گفتگو سے انکار کہ شاہ فلسطین  
خارجی سفیروں سے گفتگو کرے گا۔ کیونکہ مصطفیٰ کمال  
نے یونانی تائیدوں سے براہ راست معاملہ کرنے کی  
تلاش کر رہا ہے۔

سودان میں شورش خروم ۳۰ ستمبر یوانہ عبداللہ  
نے پیردوں کو جمع کر کے میلا  
۲۷ ستمبر کو حملہ کی جو درخور کے جواب میں واقع ہے سوار  
فوج اور پولیس نے حملہ پکڑا۔ جس میں قبائل کا بہت  
بھاری نقصان ہوا۔ خبر ہے کہ عبداللہ مارا گیا۔

سودان سول سروس کا سٹراٹل حکومت سودان  
کا کپتان اربع کراؤں اور تین سول ملازم مارے گئے  
شورش مقامی ہے اور کوئی سیاسی اہمیت نہیں رکھتی  
فلسطین کی ترقی ہفتہ وار رپورٹ ہے کہ لندن